حکومت کرناٹک

نِدائے اُردو

زبانِ اوّل

برائے جماعت ہفتم

(ترمیم شدہ)

NIDA-E-URDU

Urdu First Language

7

Seventh Standard

PART-2

حصّۂ دوّم

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

KARNATAKA TEXTBOOK SOCIETY (R.)
6th Cross, Malleshwaram.
Bengaluru- 560 003

A4L9S2

فہرستِ مضامین

اکائی	شمار	عنوان	صنف	مُصنف	صفحہ نمبر
VI	11	نعت	نظم	ادارہ	1
	12	تعلیمی سیر	نثر (مکالمہ)	ادارہ	10
VII	13	دِوالی	نظم	نظیر اکبرآبادی	21
	14	صحت اور صفائی	نثر	ماخوذ	29
VIII	15	پند نامہ	نظم	نظم طباطبائی	37
	16	گنّا	نثر (مضمون)	اِدارہ	45
IX	17	اعتبار	نثر (کہانی)	سُدرشن	55
	18	تعلیم کی ترغیب	نظم	خواجہ الطاف حسین حالؔی	65
X	19	فہم اور فراست کا بادشاہ	نثر	ماخوذ	72
	20	پیدل سے ہوائی جہاز تک	نثر (مضمون)	ماخوذ	80
--	--	گنجینۂ الفاظ	--	--	85

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سبق:11

نعتِ شریف

اشارے:

☆ نعت شریف سن کر مفہوم سمجھنے کے لئے کہیں۔

☆ نظم کو انفرادی اور اجتماعی طور پر ترنم سے پیش کرنے کے لئے کہیں۔

☆ دیگر نعتوں کو اکٹھا کرنے کے لئے کہیں۔

☆ تلفظ کا خاص خیال رکھنے کے لئے کہیں اور ہم قافیہ الفاظ کی پہچان کرائیں۔

© KTBS
NOT TO BE REPUBLISHED

اوروں سے کیا ہے کام تمہیںؐ دیکھنے کے بعد
نبیوں کے اے امام تمہیںؐ دیکھنے کے بعد
مکّہ کی سر زمین پہ بنتی رہی شراب
پینا ہوا حرام تمہیںؐ دیکھنے کے بعد

نسبت سے پتھّروں کا نصیبہ چمک اُٹھا
اعلیٰ ملا مقام تمہیںؐ دیکھنے کے بعد

آمد سے پہلے آپؐ کی جنگل کا راج تھا
بدلے سبھی نظام تمہیںؐ دیکھنے کے بعد

دامن سے مصطفیٰؐ کے لپٹنے کا یہ مقام
آقا ہوئے غلام تمہیںؐ دیکھنے کے بعد

ربِ قدیر کا یہ کرم ہے کہ اب ہمیں
نعمت ملی تمام تمہیںؐ دیکھنے کے بعد

I: (الف) الفاظ ومعنی:

اِمام = پیشوا، سردار
حرام = ناجائز، خلافِ شرع
اعلیٰ = بہت بلند، بہت اونچا
نظام = طریقہ، انتظام
نعمت = عطیہ
نسبت = تعلق، واسطہ
راج = حکومت
آمد = تشریف لانا
مصطفیٰ = انتخاب کیا ہوا، پسندیدہ، حضرت محمدؐ کا لقب
رب = پالنے والا
قدیر = قدرت رکھنے والا، خدائے تعالیٰ

@KTBS
NOT TO BE REPUBLISHED

(ب) مترادفات:

زمین = فرش، ارض

پتھر = سنگ

شراب = جام، مَئے

آمد = آنا، تشریف لانا

آقا = مالک، حاکم

غلام = نوکر، ملازِم

(ج) ان الفاظ کی واحد جمع لکھیے:

نبی ....

پتھروں ....

نسبت ....

ائمہ ....

شعرا ....

جنگل ....

کرم ....

نعمت ....

غُلام ....

(د) ان الفاظ کی ضد لکھیے:

حرام × ....   اعلیٰ × ....

@KTBS
NOT TO BE REPUBLISHED

II: (الف) ان سوالوں کے جواب ایک یا دو جملوں میں لکھیے:

۱۔ نبیوں کے امام کون ہیں؟

۲۔ مکّہ کی سرزمین پر کونسی چیز بنتی تھی؟

۳۔ شراب کا پینا کب حرام ہوا؟

۴۔ پتھروں کا نصیبہ کس لئے چمک اٹھا؟

۵۔ حضورؐ کی آمد سے پہلے کس کا راج تھا؟

۶۔ اُمت مسلمہ کو نعمتیں کب ملیں؟

(ب) ان سوالوں کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے:

۱۔ شاعر نے حضور ﷺ کے کن اوصاف کا ذکر کیا ہے؟

۲۔ حضور ﷺ کی آمد سے کونسی تبدیلیاں رونما ہوئیں؟

(ج) خانہ پُری کیجئے:

۱۔ .... کی سرزمین پہ بنتی رہی شراب

۲۔ اعلیٰ ملا .... تمہیں دیکھنے کے بعد

۳۔ آمد سے پہلے آپؐ کی جنگل کا .... تھا

۴۔ دامن سے .... کے لپٹنے کا یہ مقام

۵۔ .... ملی تمام تمہیںؐ دیکھنے کے بعد

(د) ان اشعار کا مطلب لکھیے:

۱۔ نسبت سے پتھروں کا نصیبہ چمک اُٹھا
اعلیٰ ملا مقام تمہیںؐ دیکھنے کے بعد

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

۲۔ دامن سے مصطفیٰؐ کے لپٹنے کا یہ مقام
آقا ہوئے غلام تمہیںؐ دیکھنے کے بعد

III: لِسانی سرگرمیاں:

الف: ہر خانہ سے پہلے مختلف الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ ان الفاظ کے پہلے حرف کو مناسب ترتیب دے کر بامعنی لفظ لکھیے۔

مثال:۔

م ح ب و ب

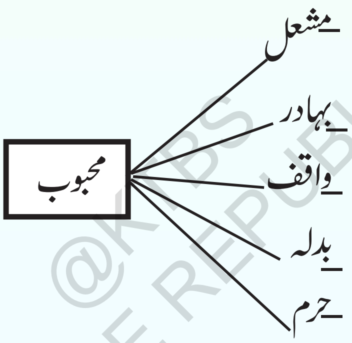

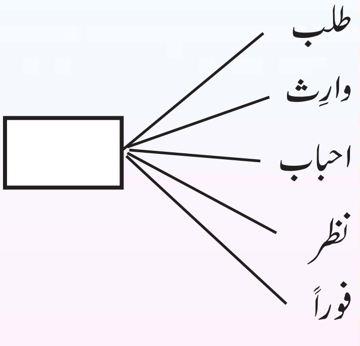

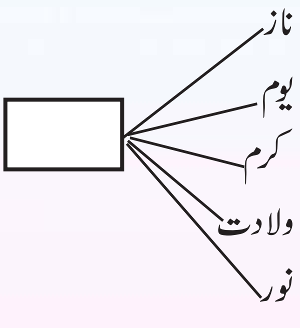

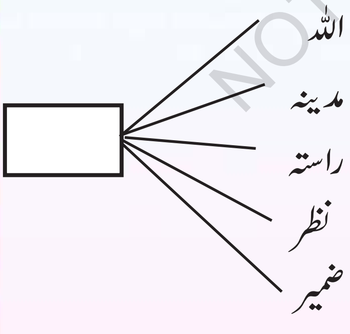

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

ب: مثال کے مطابق دو دو مرکبات لکھیے۔

مثال۱:	سر	+	زمین	=	سرزمین
۱۔	سر	+	....	=	....
۲۔	....	+	تاج	=	....
مثال۲:	رب	+	قدیر	=	ربِّ قدیر
۱۔	رب	+	....	=	....
۲۔	....	+	کریم	=	....
مثال۳:	بندہ	+	خُدا	=	بندۂ خدا
۱۔	....	+	حق	=	....
۲۔	بندہ	+	....	=	....
مثال۴:	ابو	+	الکلام	=	ابوالکلام
۱۔	....	+	القاسم	=	....
۲۔	ابو	+	....	=	....
مثال۵:	ناز	+	بردار	=	نازبردار
۱۔	علم	+	....	=	....
۲۔	....	+	بردار	=	....
مثال۶:	کارہائے	+	نمایاں	=	کارہائے نمایاں
۱۔	گنج ہائے	+	....	=	....
۲۔	....	+	عقیدت	=	....

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

(ج) جدول میں چند الفاظ اور ان کے مترادف دیئے گئے ہیں انہیں تلاش کر کے فہرست بنائیں:

مثال: جنّت = بہشت

جنت	قلب	زمین	مکان	سحر	آفتاب
شب	صبا	جنگل	صبح	گال	حیات
شمس	زندگی	رخسار	رات	بہشت	چاند
دل	گھر	قمر	دشت	فرش	ہوا

(د) قوسین میں دیئے مناسب الفاظ کی مدد سے درج ذیل جملوں کو مکمل کیجئے:

۱۔ اونٹ کا گوشت.................ہے۔ (ہلال، حلال)

۲۔ عید کا چاند...............آ گیا۔ (نظر، نذر)

۳۔ انسان جیسا..............کرے گا ویسا پھل پائے گا۔ (امل، عمل)

۴۔ اعلیٰ تعلیم کا حصول...............آدمی کے لئے مشکل ہے۔ (عام، آم)

۵۔ .... گجرات کے مشہور شہر کا نام ہے۔ (صورت، سورت)

(ہ) قوسین سے مناسب الفاظ چن کر مرکب الفاظ بنائیے اور جملے مکمل کیجئے:

حضرت محمد ﷺ رحمتِ .... بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ آپؐ کی زندگی قرآنِ...........کا عملی نمونہ ہے۔ آپؐ حُسن .... کے بڑے رُتبے پر فائز ہیں۔ آپؐ کو محسن...........کہا گیا۔ آپؐ بیماروں کی مزاج پُرسی کیا کرتے۔ خادموں کے ساتھ مہربانی سے پیش آتے۔ آپؐ نے یتیموں کی سرپرستی کی۔ دشمنوں کو معاف کیا۔ آپؐ کے مزاج...........میں سادگی بہت تھی۔ رسولؐ .... گھر کے ہر کام کیا کرتے تھے۔ آپؐ پر غارِ........... میں وحی نازِل ہوئی۔ شمس و .... میں آپؐ کا نور موجود ہے۔ آپؐ ساقیٔ .... ہیں۔ آپؐ کو اپنی نورِ...........حضرت فاطمہؓ زہرا سے بے حد محبت تھی۔ صحابہؓ کرام عشقِ .... میں زندگی گذارتے تھے۔ کبھی حضرت فاطمہؓ نے آپؐ سے کسی لونڈی کی فرمائش کی تو آپؐ نے فرمایا جانِ...........بدر کے یتیم اور صفا کے مسافر تم سے زیادہ حقدار ہیں۔

(حِرا، انسانیت، پدر، نظر، کوثر، نبیؐ، عالم، اخلاق، پاک، خدا، مُبارک، قمر، اپنے)

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

IV: اس نظم کو غور سے پڑھئے اور درج ذیل سوالوں کے جواب لکھئے:

حمد

خدا کی حمد ہے میری زباں پر | حکومت جس کی ہے کون و مکاں پر
زمین و آسماں پیدا کیا ہے | اُس نے کُل جہاں پیدا کیا ہے
نہیں ہے اُس کی قدرت کی کوئی حد | پرے ہے وہم سے بھی اس کی سرحد
زباں کیا کر سکے تعریف اُس کی | قلم کیا لکھ سکے توصیف اُس کی
نظر اور فکر جاتی ہے جہاں تک | نشانی اُس کی پھیلی ہے وہاں تک

فلک پر چاند سورج اور ستارے
زمیں پر پیارے پیارے ہیں نظارے

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

ان سوالات کے جوابات لکھئے:

۱) خدا کی حکومت کہاں ہے؟
۲) اللہ نے کیا کیا چیزیں پیدا کی ہیں؟
۳) خدائے تعالیٰ کی قدرت کی حد کہاں تک ہے؟
۴) خدا کی نشانی کہاں تک پھیلی ہوئی ہے؟

قواعد (اعادہ)

ان عبارتوں کو پڑھیے:

الف: ۱) رام آیا ۔ رام نے کہا کہ رام بنارس جائے گا۔

۲) شام نے کہا کہ شام کا باپ شام کو مارے گا۔

ب: ۱) رام آیا اُس نے کہا کہ میں بنارس جاؤں گا۔

۲) شام نے کہا کہ میرا باپ مجھ کو مارے گا۔

''الف اور ب'' کی عبارتوں کو غور سے پڑھو اور یاد رکھو کہ الف کی عبارت ایک میں رام کا نام تین مرتبہ آیا ہے۔اور عبارت دو میں شام کا نام بھی تین مرتبہ آیا ہے۔

ب کی پہلی عبارت میں پہلے رام کا نام صرف ایک مرتبہ آیا ہے اور بقیہ دو مرتبہ رام کی بجائے ''اُس'' کے اور ''میں'' استعمال ہوئے ہیں۔

اسی طرح ب کی دوسری عبارت میں پہلے شام کا نام ایک مرتبہ آیا ہے بقیہ دو مرتبہ شام کی بجائے ''میرا'' اور ''مجھ'' کو استعمال ہوئے ہیں۔

عبارت میں ناموں کو بار بار دہرانے سے عبارت بھدی معلوم ہوتی ہے۔ بار بار نام استعمال کرنے کی بجائے عبارت ب کی طرح، اُس، میں، میرا، مجھ، جیسے مختصر الفاظ کو قواعد میں ضمیر کہتے ہیں۔

تعریف: جو لفظ اسم کے بدلے میں آتا ہے اُسے ضمیر کہتے ہیں جیسے یہ، وہ ، وغیرہ۔

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سبق:12

تعلیمی سیر

اشارے:

☆ جنگلات کے حسین قدرتی مناظر، آبشاروں اور جھرنوں کے متعلق جانکاری دیں اور ان کے فائدے بتلائیں۔

☆ جنگلات کا تحفظ اور قوانین کے متعلق جانکاری دیں۔

☆ آبشار، جنگلات اور پہاڑی سلسلے اور تاریخی مقامات کا تعلیمی سفر کروائیں۔

☆ مضمون کو آسان زبان میں سمجھائیں۔ مکالمے ترتیب کے ساتھ کہلوائیں۔

☆ قواعد کو مضمون کے ساتھ ساتھ پڑھائیں اور اِملا نویسی کرائیں۔

@KTBS
BE REPUBLISHED

شہر منڈیا سے بھدراوتی، شیواموگا اور جوگ فالس کے لئے دو دن کا تعلیمی سفر تھا۔ پہلا دِن بھدراوتی کے کارخانے اور بھدرا ڈیم دیکھنے میں گزر گیا، رات کو بس شہر شیواموگا میں رُکی۔ صبح پانچ بجے اُٹھ کر تمام بچے

تیار ہو گئے۔ اب بس جوگ فالس کی طرف نکل پڑی تمام بچّے قدرتی مناظر کا مشاہدہ کرتے ہوئے آبشار کی جانب بڑھنے لگے۔ بس تیز رفتاری کے ساتھ اپنا راستہ طے کر رہی تھی۔ جنگل اور پہاڑی سلسلے کے خوشنما نظارے دیکھ کر بچے خوشی سے جھوم اُٹھے، اور ان کے ذہنوں میں ان مناظر سے متعلق کئی سوالات پیدا ہو گئے۔

شعیب: جناب ! ہم تو جوگ فالس دیکھنے کے لئے جا رہے ہیں مگر یہاں تو صرف جنگل ہی جنگل اور پہاڑ ہی پہاڑ نظر آ رہے ہیں؟

اُستاد: شعیب! جوگ فالس جنگلات اور پہاڑی سلسلے کے درمیان ہے اس لئے آپ کو پہاڑ اور جنگل نظر آ رہے ہیں۔ یہ مغربی پہاڑی سلسلہ ہے۔

شعیب: جناب! جوگ فالس شہر شیواموگا سے کتنی دوری پر اور کہاں واقع ہے؟

اُستاد: شعیب! جوگ فالس شہر شیواموگا سے سَو کلومیٹر دوری پر، شمالی کینرا اور شیواموگا کی سرحد پر واقع ہے۔

عائشہ: شعیب! وہ دیکھو پہاڑوں پر کتنے بڑے بڑے درخت ہیں؟

شعیب: ہاں عائشہ ! یہ گھنے جنگلات ہیں نا۔ یہاں بڑے بڑے درخت اُگتے ہیں۔

عائشہ: جناب! ان جنگلات میں کون کونسے درخت ہیں؟

استاد: عائشہ! ان جنگلات میں ساگوان، صندل، اور شیشم جیسے درخت پائے جاتے ہیں۔ ان کی لکڑی بہت قیمتی ہوا کرتی ہیں۔

دلبر: عاصم! ہمارے گاؤں میں صرف میدان ہیں اگر اس طرح کے درخت ہوتے تو، میں ہر روز کاٹ کر لکڑیاں گھر لے جاتا۔

عاصم: دلبر ! یہ ٹھیک نہیں درختوں کو نہیں کاٹنا چاہیئے۔

اُستاد: عاصم! تم نے صحیح کہا، جنگلات کے کٹنے کا اثر ماحول پر پڑتا ہے۔ برسات کم ہوجاتی ہے۔ جنگلی جانور جنگل میں غذا نہ ہونے کی وجہ سے آبادی والے علاقے کی طرف چل پڑتے ہیں۔ یہ جنگلات ہمارا قومی سرمایہ ہیں۔ ہمیں ان کی حفاظت کرنی چاہیئے۔

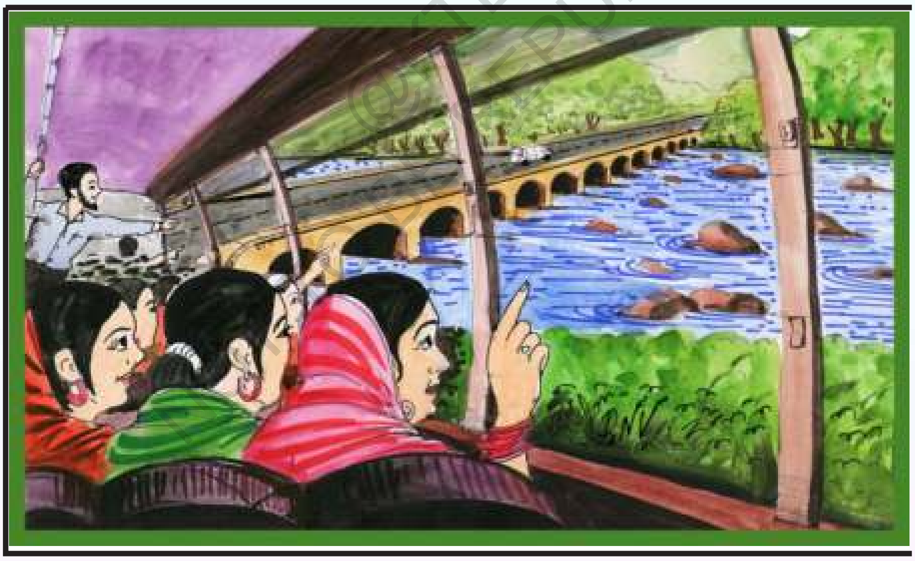

نویدہ: اظہر ! وہ دیکھو کتنا بڑا اپُل آگیا وہ نیچے دیکھو ندی کا پانی کتنی زور سے بہہ رہا ہے۔

نویدہ: جناب ! یہ کونسی ندی ہے؟ اور کہاں سے آرہی ہے؟

استاد: نویدہ! تم نے بہت اچھا سوال کیا ہے۔ یہ شرواتی ندی ہے۔ تیرتھلّی کے 'امبو تیرتھا'

مقام پر پیدا ہو کر بہتی ہوئی آ رہی ہے۔

نویدہ: شراوتی کا مطلب کیا ہے؟

اُستاد: نویدہ ! شراوتی کا مطلب ہے تیر سے پیدا ہونا۔

نویدہ: جناب ! اور کتنی دور جانا ہوگا؟

اُستاد: نویدہ ! وہ دیکھو آگے جوگ فالس نظر آ رہا ہے۔

اظہر: یعنی ہم باتوں ہی باتوں میں جوگ فالس پہنچ گئے۔

اُستاد: ہاں! بچو ہم جوگ فالس پہنچ گئے ہیں سیڑھیوں کے ذریعے ہوشیاری سے تہہ تک چلیں گے۔

(تمام بچے سیڑھیوں کے ذریعہ تہہ تک جاتے ہیں۔)

اُستاد: بچّو ! دیکھو یہی جوگ فالس یعنی آبشار ہے۔

عائشہ: جناب ! آبشار کا مطلب کیا ہے؟

اُستاد: عائشہ ! پہاڑی سلسلے میں بڑی بڑی چٹانوں کی اونچائی سے گرتے ہوئے قدرتی پانی کو آبشار کہتے ہیں۔

عاصم: جناب ! اس آبشار کی اونچائی کتنی ہے؟

NOT TO BE REPUBLISHED

اُستاد: عاصم ! اس کی اونچائی تقریباً 960 فیٹ ہے، ہندوستان میں سب سے بڑا آبشار یہی ہے۔ اور دنیا کے بڑے بڑے آبشاروں میں شمار کیا جاتا ہے۔

اسماء: سلمٰی ! وہ دیکھو چار مختلف مقامات سے پانی گر رہا ہے۔

سلمٰی: جناب کیا ان چاروں آبشار کو جوگ فالس کہا جاتا ہے؟

اُستاد: نہیں سلمٰی اس مقام کا نام جوگ ہے۔ یہاں پانی اوپر سے نیچے گرتا ہے۔ گرنے کو انگریزی میں فال (fall) کہتے ہیں۔ اس لئے جوگ فالس کہتے ہیں۔

ان چار آبشاروں کے الگ الگ نام ہیں وہ دیکھو بائیں سے دائیں جانب ! پہلا راجا دوسرا رورر تیسرا راکٹ اور چوتھا رانی کے نام سے مشہور ہیں۔

سلمٰی: جناب ! ان ناموں کی کیا خصوصیات ہیں؟

اُستاد: ہاں بچّو ! وہ دیکھو کثیر مقدار میں پانی 960 فیٹ کی اونچائی سے زمین پر گرنے کی وجہ سے راجا کہلاتا ہے۔ دوسرا بڑے شور و غل کے ساتھ چٹانوں سے گرنے کی وجہ سے رورر کہلاتا ہے۔ تیسرا راکٹ کی طرح دھما کہ دار آواز کے ساتھ گرنے کی وجہ سے اُسے راکٹ کہتے ہیں، چوتھا آبشار اوپر سے نیچے تک چٹانوں سے مس کرتا ہوا خاموشی کے ساتھ گرنے کی وجہ سے رانی کہلاتا ہے۔

اسماء: سلمٰی ! وہ دیکھو آبشار کی پھوار میں کئی خوبصورت قوس قزح نظر آ رہی ہیں۔ واہ یہ مناظر کتنے دلکش ہیں۔

سلمٰی: ہاں اسماء ! یہ بہت دلکش و حسین مقام ہے۔ یہاں سے تو جانے کو جی نہیں کرتا۔

اُستاد: بچّو ! چلو اب چلیں وقت ہو رہا ہے۔

(تمام بچّے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچتے ہیں)

اُستاد: وہ دیکھو وہاں بجلی گھر نظر آ رہا ہے یہ بجلی گھر 1947ء میں میسور کے مہاراجہ کرشناراج وڈیر نے تعمیر کیا تھا۔ اس لئے اس کا نام کے آر بجلی گھر تھا۔

شہباز: جناب ! وہ بڑے بڑے پائپ کیا ہیں؟

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

اُستاد: شہباز ! اُن بڑے پائپز کے ذریعے پانی تیزی سے نیچے بڑے پنکھوں پر گرتا ہے۔ تب پنکھے تیزی کے ساتھ گھومنے لگتے ہیں جس سے بجلی پیدا ہوتی ہے۔

شہباز: جناب ! یہ پانی کہاں سے آرہا ہے؟

اُستاد: شہباز ! پہلے یہ پانی ہیرے بھاسکر ڈیم سے لیا جاتا تھا جو ناکافی تھا۔ 1960ء میں لِنگانامکی ڈیم تعمیر کرنے کے بعد وہاں سے پانی لیا جانے لگا، اس طرح بجلی کی پیداوار میں اضافہ ہوا اور اس بجلی گھر کا نام مہاتما گاندھی ہائیڈرو پاور پراجکٹ رکھا گیا۔ یہاں تقریباً 120 میگاویٹ بجلی تیار کی جاتی ہے۔

آسمان پر شام کی سیاہی چھانے لگی بچّے اور اساتذہ ان مناظر سے لطف اندوز ہوکر بس میں سوار ہونے لگے۔ بس آہستہ آہستہ شہر منڈیا کی طرف بڑھنے لگی۔ بچّے خوشی خوشی واپس لوٹے۔

@KTBS
NOT TO BE REPUBLISHED

I: (الف) الفاظ و معنی:

ڈیم = بند

فالس = آبشار

آبشار = اونچی جگہ سے گرنے والا قدرتی پانی

خوش نما = خوبصورت

سرمایہ = دولت

تہہ = نچلا حصّہ

خصوصیت = خوبی

دلکش = خوبصورت

منظر = نظارہ

قوسِ قزح = دھنک

ب: ان الفاظ کے واحد لکھئے:

جنگلات ....

چٹانیں ....

مقامات ....

مناظر ....

خصوصیات..................

ج: ان الفاظ کی ضد لکھئے:

خوشنما ×..................

غلط ×..................

دائیں ×..................

سوال ×..................

راجا ×..................

II: (الف): ان سوالوں کے جواب ایک یا دو جملوں میں لکھئے:

۱۔ تعلیمی سفر کا آغاز کہاں سے ہوا؟

۲۔ جوگ فالس شہر شیواموگا سے کتنی دُوری پر ہے؟

۳۔ جنگلات میں کون کونسے درخت پائے جاتے ہیں؟

۴۔ شراوتی ندی کہاں پیدا ہوتی ہے؟

۵۔ جوگ فالس کے بجلی گھر کا نام کیا ہے؟

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

(ب) ان سوالوں کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے:

۱۔ جنگلات کے کٹنے سے اس کا اثر ماحول پر کس طرح پڑتا ہے؟

۲۔ شراوتی ندی کہاں پیدا ہوتی ہے اور کہاں آبشار بناتی ہے؟

۳۔ راجا، رورر، راکٹ اور رانی ان ناموں کے خصوصیات کیا ہیں؟

(ج) مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

۱۔ راکٹ:..

۲۔ رانی:..

۳۔ بجلی:..

۴۔ دلکش:..

۵۔ سلسلہ:..

@KTBS
NOT TO BE REPUBLISHED

(د) متن کے حوالے سے ان جملوں کی وضاحت کیجیے: (کس نے کس سے کہا)

۱۔ ”جناب ہم تو جوگ فالس دیکھنے جا رہے ہیں مگر یہاں تو صرف جنگل ہی جنگل اور پہاڑ ہی پہاڑ نظر آ رہے ہیں۔“

۲۔ ”ٹھیک نہیں درخت نہیں کاٹنا چاہیے“

۳۔ ”جناب! یہ کونسی ندی ہے کہاں سے آ رہی ہے؟“

۴۔ ”جناب! وہ بڑے بڑے پائپز کیا ہیں؟“

(ھ) ذیل کی خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے:

۱۔ جوگ فالس شہر شواموگا سے.................کی دُوری پر ہے۔

۲۔ بڑی بڑی چٹانوں سے گرتے ہوئے قدرتی پانی کو...........کہتے ہیں۔

۳۔ لنگانا مکی ڈیم...............میں تعمیر کیا گیا۔

۴۔ مہاتما گاندھی ہائیڈرو پاور پراجکٹ میں...........میگاویٹ بجلی پیدا ہوتی ہے۔

III: لسانی سرگرمی:

مندرجہ ذیل دائروں میں درج شدہ الفاظ کے مترادفات دیے گئے ہیں انہیں ڈھونڈ کر خالی دائروں میں لکھیے۔

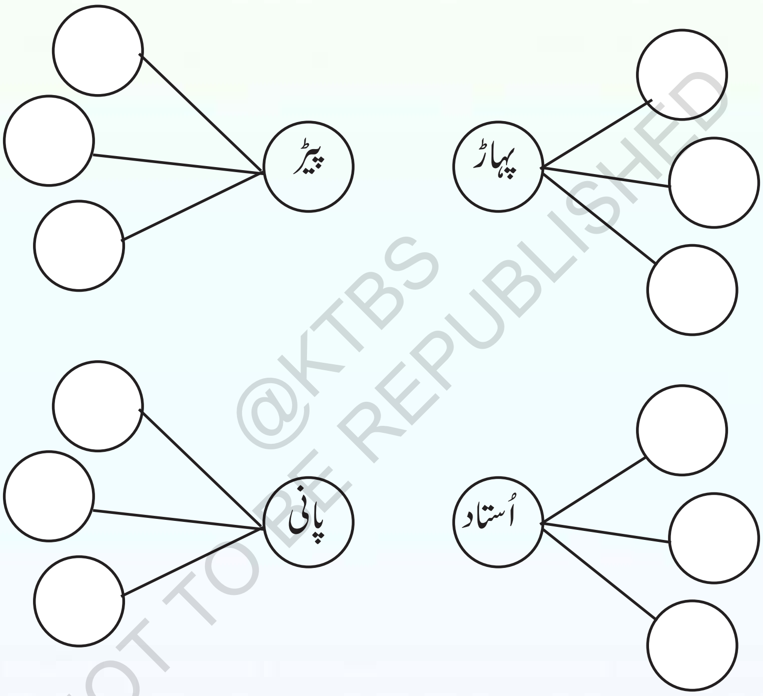

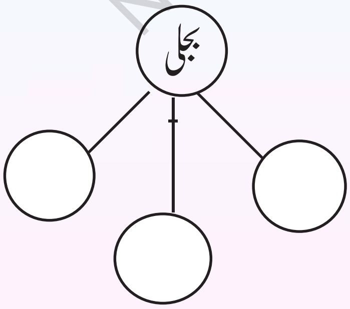

کوہ، گرو، جھاڑ، برق،
جبل، پربت، معلم، چمک،
عرق، درخت، شجر، جل،
آب، برقی قوت، سکھانے والا،

@KTBS
NOT TO BE REPUBLISHED

IV: اس عبارت کوغور سے پڑھیے اور درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے:

کاویری ندی

کاویری ندی کورگ ضلع کے تل کاویری میں پیدا ہوکر، مغربی پہاڑی سلسلے کے خوبصورت وحسین مناظر کے گھنے جنگلات سے بہتی ہوئی لاکھوں ہیکٹر زمین سیراب کرتی ہے۔اور ضلع منڈیا میں کنمباڑی کے مقام پر ایک بڑا ڈیم باندھا گیا ہے جو کے آر ایس کے نام سے ساری دنیا میں مشہور ہے، اور یہی ندی بہتی ہوئی گگن چکی اور بھرچکی نامی دو خوبصورت آبشار بناتی ہے اور ان آبشاروں کے قریب ایک بجلی گھر ہے جس کو ایشیاء کا پہلا بجلی گھر ہونے کا شرف حاصل ہے، جو 1905ء میں تعمیر کیا گیا۔ یہ ندی بہتی ہوئی بحر ہند میں جاملتی ہے۔

سوالات:

ا۔ کاویری ندی کہاں پیدا ہوتی ہے؟

۲۔ کنمباڑی کے مقام پر باندھا گیا بند کونسا ہے؟

۳۔ اس ندی پر بننے والے آبشار کونسے ہیں؟

۴۔ ایشیاء کا بجلی گھر کب تعمیر کیا گیا؟

@KTBS
NOT TO BE REPUBLISHED

جانکاری: کاویری ندی اور شراوتی ندی دونوں مغربی پہاڑی سلسلے سے نکلتی ہیں مگر دونوں متضاد سمت میں بہتی ہیں شراوتی ندی بہتی ہوئی بحر عرب میں جاملتی ہے تو کاویری ندی بحر ہند میں جاملتی ہے۔
دنیا کا سب سے اُونچائی سے گرنے والا آبشار امریکہ کے وینی زویلا کا انجل (Angel) آبشار ہے جو 3800 فیٹ کی اونچائی سے گرتا ہے۔

قواعد

ضمیر اشارہ

ضمیر اشارہ وہ ضمیر ہے جس سے کسی شخص یا چیز کی طرف اشارہ ہو۔

مثال: ا۔ یہ نہیں وہ اُٹھاؤ

مثال:۲۔ اِس کو نہیں اُس کو ۔

پہلی مثال میں کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے۔

دوسری مثال میں کسی شخص کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے۔

وضاحت:

ضمیر اشارہ میں ” یہ “ ، ” وہ“ واحد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
”اُن“ ،”اِن“ جمع کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سبق:13

دِوالی

نظیر اکبرآبادی

اشارے:

☆ ہندوستان میں مختلف مذہبوں کے تہواروں کا ذکر کرتے ہوئے اس نظم کو پیش کریں۔
☆ دِوالی کا تاریخی پس منظر پیش کریں اور تہوار سے یکجہتی کے متعلق جانکاری دیں۔
☆ نظم کو ترنم، حرکات وسکنات کے ساتھ پیش کریں۔
☆ بچّوں سے عوامی مقبولیت والے مقامی گیت گانے کے لئے کہیں۔
☆ قافیہ اور ردیف کی فہرست تیار کروائیں۔
☆ آسان مثالوں کے ساتھ قواعد سمجھائیں۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

ہر اک مکاں میں جلا پھر دیا دِوالی کا　　　ہر اک طرف کو اُجالا ہوا دوالی کا
سبھی کے دل میں سماں بھاگیا دوالی کا　　　کسی کے دل کو مزہ خوش لگا دوالی کا
عجب بہار کا ہے دن بنا دوالی کا

جہاں میں یارو عجب طرح کا ہے یہ، تیوہار کسی نے نقد لیا اور کوئی کرے ہے اُدھار
کھلونے، کھیلوں، بتاسوں کا گرم ہے بازار ہر اک دُکاں میں چراغوں کی ہورہی ہے بہار
سبھوں کو فکر ہے اب جابہ جا دوالی کا

مٹھائیوں کی دکانیں لگا کے حلوائی پکارتے ہیں کہ ''لالہ ! دوالی ہے آئی''
بتاسے لے کوئی ، برفی کسی نے تُلوائی کھلونے والوں کی اُن سے زیادہ بن آئی
گویا انہوں کے واں راج آ گیا دوالی کا

یہ باتیں سچ ہیں ، نہ جھوٹ ان کو جانیو یارو نصیحتیں ہیں ، انہیں دل میں ٹھانیو یارو
جہاں کو جاؤ ، یہ قصّہ بکھانیو یارو جو جُواری ہو ، نہ بُرا اس کو مانیو یارو
نظیر آپ بھی ہے جُواریا دوالی کا

تعارف: نظیر اکبر آبادی شیخ ولی نام، نظیؔر تخلص 1755ء میں بمقام دہلی پیدا ہوئے۔ احمد شاہ ابدالی کے زمانے میں دہلی سے آگرہ چلے آئے اور یہیں ساری عمر بسر کی۔ اسی لئے اکبر آبادی کہلائے۔ آگرہ کا نام اکبر آباد تھا۔ آگرہ میں بچوں کو پڑھاتے تھے، اسی آمدنی سے گزارا کر لیتے۔ نظیؔر کی شاعری میں سادگی ہے اور زیادہ تر شاعری عوامی موضوعات پر ملتی ہے اس لئے انہیں اُردو کا عوامی شاعر کہا جاتا ہے۔ نظیؔر نے 1820ء میں وفات پائی۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

I: (الف) الفاظ و معنی:

دیا	=	چراغ	عجب	=	انوکھا، نادر
یارو	=	دوستو	تیوہار	=	خوشی کا دن، عید
نقد	=	وہ رقم جو فوراً ادا کی جائے	اُدھار	=	قرض
بتاسا	=	بتاشا، ایک قسم کی شیرینی	حلوائی	=	مٹھائی کی دکان والا

تُلوائی	=	تلوانا، تولنا	گویا	=	مانند، مثل
جانیو	=	جانو، واقف ہونا	ٹھانیوں	=	ٹھاننا، پکا ارادہ کرنا
واں	=	وہاں	مانیو	=	مان لینا، تسلیم کر لینا
راج	=	وقت، زمانہ	سماں	=	منظر

(ب) ان الفاظ کے واحد لکھئے:

چراغیں	=	....	بہاریں	=	....
دکانیں	=	....	کھلونے	=	....
نصیحتیں	=	....	قصّے	=	....

(د) ان الفاظ کی ضد لکھئے:

خوشی	×.................		بہار	×.................		دن	×.................
نقد	×.................		گرم	×.................		زیادہ	×.................
سچ	×.................		بُرا	×.................			

II: (الف) ان سوالوں کے جواب ایک یا دو جملوں میں لکھئے:

۱۔ ہر ایک مکان میں دوالی پر کیا جلایا جاتا ہے؟

۲۔ عجب بہار کا دن کب آتا ہے؟

۳۔ دوالی کا بازار کون سی چیزوں سے گرم ہے؟

۴۔ چند مٹھائیوں کے نام لکھئے؟

۵۔ حلوائی کیا پکارتے ہیں؟

۶۔ شاعر نظیر اکبر آبادی نے نصیحتوں کو کہاں رکھنے کی تلقین کی ہے؟

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

(ب) ان مصرعوں کو مکمل کیجیے:

۱۔ ہر اک مکاں.................................دوالی کا
۲۔ ہر اک طرف.................................دوالی کا
۳۔ مٹھائیوں کی.................................حلوائی
۴۔ پُکارتے.................................آئی
۵۔ نظیرؔ آپ.................................دوالی کا

(ج) اس نظم سے ہم قافیہ الفاظ کی فہرست بنائیے:

مثال: تیوہار، اُدھار

(د) ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

اُجالا: ....
سماں: ....
بہار: ....
تیوہار: ....
حلوائی: ....
قصّہ: ....

@KTBS
NOT TO BE REPUBLISHED

(ھ) جوڑ لگائیے اور اشعار مکمل کیجیے:

”الف“	”ب“
۱۔ ہر اک مکاں میں جلا	ا۔ ہوا دوالی کا
۲۔ ہر اک طرف کو اُجالا	ب۔ بھا گیا دوالی کا
۳۔ سبھی کے دل میں سماں	ج۔ بنا دوالی کا
۴۔ کسی کے دل کو مزہ	د۔ پھر دیا دوالی کا
۵۔ عجب بہار کا ہے دن	ھ۔ خوش لگا دوالی کا

III: لسانی سرگرمی: (الف) ان بے ترتیب حروف کو ترتیب دے کر صحیح الفاظ بنائیے اور خانوں میں لکھئے:

مثال ۱: ی د ا و ل = دوالی

۱۔ ی ، د ، ا ، و ، ل

۲۔ و ، ر ، ا ، ت ، ی ، ہ

۳۔ ی ، م ، ء ، ٹ ، ا ، ھ

۴۔ و ، ح ، ل ، ی ، ء ، ا

۵۔ ل ، و ، ء ، ت ، ا ، ی

۶۔ ص ، ت ، ح ، ی ، ن

(ب): دوالی کی "لی" سے اسی وزن پر دوسرے الفاظ بنائیں:

لی

۱۔ دوا		مثال: ۱۔ دِوالی
۲۔ سوا		۲۔
۳۔ قوا		۳۔
۴۔ منا		۴۔
۵۔ مثا		۵۔
۶۔ دلا		۶۔
۷۔ جُگا		۷۔
۸۔ شما		۸۔
۹۔ جما		۹۔
۱۰۔ کسا		۱۰۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

IV: اس نظم کو غور سے پڑھئے اور درج ذیل سوالوں کے جواب لکھئے:

مٹی کا دیا (نظم)

جھٹ پٹے کے وقت گھر سے ایک مٹی کا دِیا
ایک بڑھیا نے سرِ رہ لا کے روشن کردیا
تاکہ رہ گیر اور پردیسی کہیں ٹھوکر نہ کھائیں
راہ سے آساں گزر جائے ہر اک چھوٹا بڑا
یہ دیا بہتر ہے ان جھاڑوں سے اور اُس فانوس سے
روشنی محلوں کے اندر ہی رہے جس کی سدا

(حالؔی)

@KTBS
NOT TO BE REPUBLISHED

سوالات:

۱۔ مٹی کا دِیا بڑھیا نے کہاں لاکر رکھا؟
۲۔ بڑھیا نے دِیا کب روشن کیا؟
۳۔ بڑھیا نے دِیا کس لئے روشن کیا؟
۴۔ یہ دِیا کس سے بہتر ہے؟
۵۔ اس نظم سے کیا نصیحت ملتی ہے؟

قواعد

ضمیرِ شخصی:

'الف'

۱) اکبر نے کہا کہ میں گھر گیا تھا۔

۲) رام تو کہاں گیا تھا؟

۳) بکر آیا وہ سو گیا

'ب'

۱) اکرم اور اسلم نے کہا کہ ہم بازار گئے تھے۔

۲) رام اور شام تم کہاں گئے تھے؟

۳) بکر اور عمر آئے وہ سو گئے۔

مندرجہ بالا عبارتوں میں۔ الف کی پہلی عبارت میں اکبر کے لئے 'میں' استعمال ہوا ہے۔ کیونکہ وہ واحد ہے۔

دوسری عبارت میں رام کے لئے 'تو' استعمال ہوا ہے؟ کیونکہ وہ واحد ہے

تیسری عبارت میں بکر کے لئے 'وہ' استعمال ہوا ہے؟ کیونکہ وہ واحد ہے۔

۱) 'ب' کی پہلی عبارت میں اکرم اور اسلم دو لڑکوں کے نام ہیں ان کے لئے 'ہم' استعمال ہوا ہے۔

۲) دوسری عبارت میں رام اور شام دو لڑکوں کے نام ہیں اُن کے لئے 'تم' استعمال ہوا ہے۔

۳) تیسری عبارت میں بکر اور عمر دو لڑکوں کے نام ہیں اُن کے لئے 'وہ' استعمال ہوا ہے۔

تعریف: میں، تو، ہم، تم، اور وہ، یہ سب اشخاص کے لئے استعمال ہوتے ہیں اس لئے ان کو ضمیر شخصی کہا جاتا ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

ضمیر کی حالتیں:

ضمیر کی تین حالتیں ہوتی ہیں

۱۔ فاعلی ۲۔ مفعولی ۳۔ اضافی

ان تین حالتوں میں ضمائر (ضمیر کی جمع) کی جو شکلیں ہوتی ہیں۔ وہ اس طرح ہیں

ضمائر متکلم

حالتیں	واحد	جمع
فاعلی حالت	میں	ہم
مفعولی حالت	مجھے یا مجھ کو	ہمیں یا ہم کو
اضافی حالت	میرا	ہمارا

ضمائر مخاطب

حالتیں	واحد	جمع
فاعلی حالت	تو	تم یا آپ
مفعولی حالت	تجھے یا تجھ کو	تمہیں، تم کو یا آپ کو
اضافی حالت	تیرا	تمہارا یا آپ کا

ضمائر غائب

حالتیں	واحد	جمع
فاعلی حالت	وہ	وہ
مفعولی حالت	اُسے یا اس کو	انہیں یا ان کو
اضافی حالت	اس کا	ان کا

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سبق:14

صحت اور صفائی

اشارے

☆ پاکی اور صفائی عمدہ صحت کی ضامن ہے، اس بات کو سمجھائیں۔
☆ کیوں؟ کیا؟ کیسے ؟ سوالوں کے جواب طلب کیجئے۔
☆ مترادفات اور تراکیب کو سمجھائیں۔
☆ آسان مثالوں کے ساتھ قواعد سمجھائیں۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

انسان کے لئے غذا بہت ضروری ہے۔ انسانی غذا کی خاص چیزیں گیہوں، چاول، چنا، سبزیاں، پھل، انڈا، دودھ، گھی، مچھلی، گوشت وغیرہ ہیں۔ تندرست رہنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اچھی غذا کھائے۔ اس سے جسم اور ہڈیوں کو طاقت ملتی ہے۔ ساگ اور ترکاریاں بدن میں حرارت بڑھاتی ہیں۔

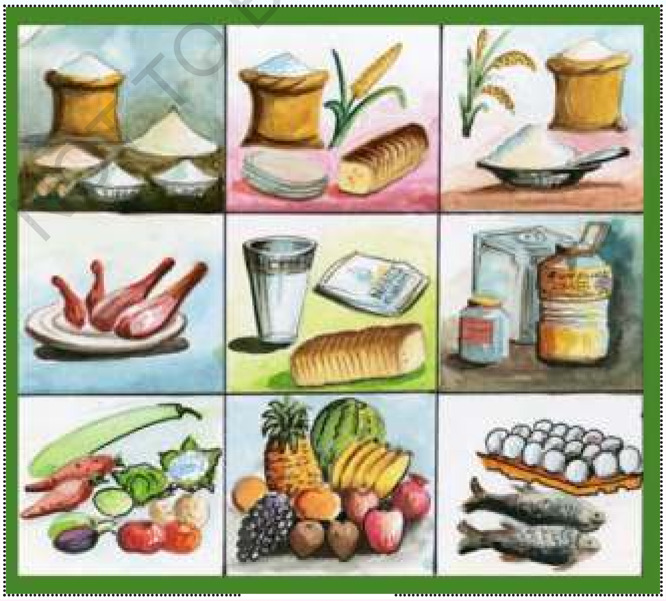

حرارت سے کھانا ہضم ہوتا ہے۔ ہری سبزیاں صحت کے لئے مفید ہیں۔ دودھ نہایت عمدہ غذا ہے۔اس میں وہ تمام چیزیں موجود ہیں جو صحت کے لئے ضروری ہیں۔ بچے، جوان، بوڑھے،تندرست اور بیمار سب کے لئے دودھ فائدہ مند ہے۔

ہماری زندگی کا دارومدار جسمانی صحت پر ہے،صحت کے لئے اچھی غذا، کُھلی اور تازہ ہوا اور صفائی نہایت ضروری ہے، گندگی سے طرح طرح کے کیڑے اور جراثیم پیدا ہوتے ہیں۔ مکھیوں اور مچھروں کو تو ہم دیکھ سکتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ جہاں زیادہ گندگی ہوتی ہے، یہ وہیں زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ ہزاروں جراثیم ایسے ہوتے ہیں، جنہیں ہم آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے۔ کیڑے مکوڑے اور بہت سے جراثیم انسان کی صحت کے دشمن ہیں۔ان کو جیسے ہی موقع ملتا ہے۔انسانی جسم پر حملہ کر دیتے ہیں۔اس سے مختلف بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لئے بستی، محلے، گھر اور لباس کی صفائی کے ساتھ ساتھ جسم کی صفائی بھی ضروری ہے۔

انسانی جسم میں جلد کی بڑی اہمیت ہے،جلد ہمارے جسم کا قدرتی لباس ہے، یہ ہمارے جسم کو باہر کی گندگی سے بچاتی ہے۔ جلد کی دو پرتیں ہوتی ہیں۔ ایک بیرونی اور دوسری اندرونی۔ بیرونی پرت یعنی وہ حصّہ جو ہمیں نظر آتا ہے۔اس میں رگیں نہیں ہوتیں۔ جلد جب تک صحیح و سالم رہتی ہے،جسم میں جراثیم داخل نہیں ہو پاتے۔ جلد کہیں موٹی ہوتی ہے کہیں پتلی۔ جسم کے جو حصّے زیادہ استعمال ہوتے ہیں، وہاں جلد موٹی ہوتی ہے اور سخت بھی، جیسے تلوے اور ہتھیلی۔ بیرونی پرت کے نیچے اندرونی پرت ہوتی ہیں۔ اس میں باریک رگیں ہوتی ہیں۔ جن میں خون گردش کرتا رہتا ہے۔ اس پرت کے نیچے پسینے کے غدود ہوتے ہیں۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

جلد ہمارے جسم پر غلاف کی طرح منڈھی ہوتی ہے ۔ یہ بہ ظاہر سپاٹ معلوم ہوتی ہے ۔لیکن ایسا نہیں ہے ۔آپ نے کبھی سوچا ہے کہ جسم کے اندر سے پسینہ کیسے نکلتا ہے؟ بات یہ ہے کہ ہماری جلد کو قدرت نے چھلنی کی طرح بنایا ہے۔اس میں باریک باریک سوراخ ہوتے ہیں،جنہیں مسام کہتے ہیں،ان سے پسینہ خارج ہوتا ہے، یہ مسام اتنے باریک ہوتے ہیں کہ صرف خوردبین کی مدد سے ان کو دیکھا جاسکتا ہے،ان کی تعداد اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ شمار کرنا مشکل ہے ۔بس یوں سمجھ لیجئے کہ ایک مربع سینٹی میٹر میں تقریباً ایک ہزار مسامات ہوتے ہیں۔

گرمی کے موسم میں ہمارے جسم سے پسینہ زیادہ نکلتا ہے ۔جسمانی محنت کرنے ، کھیلنے ،کودنے اور ورزش کرنے سے بھی خوب پسینہ آتا ہے ۔ پسینے کے ذریعے جسم سے بہت سی گندگی اور فاضل مادّے خارج ہوتے ہیں ۔ پسینے میں ، نمک اور کسی قدر چکنائی ہوتی ہے ۔آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ گرمی اور برسات میں بعض لوگوں کے جسم سے بو آتی رہتی ہے ۔ یہ جسم سے نکلنے والے انہیں مادّوں کی بو ہوتی ہے ۔

نہانے سے یہ بو دور ہوجاتی ہے ۔ اگر جلد کی صفائی نہ کی جائے تو باہر سے گردوغبار اور اندر سے نکلنے والے مادّے مسامات کو بند کردیتے ہیں اور پسینہ نہیں نکل پاتا۔ بدن پر میل جم جاتا ہے ، جسم پر پھوڑے پُھنسیاں نکلنے لگتی ہیں اور خارش ہوجاتی ہے۔جسم سے گندے مادّے خارج نہ ہونے پر طبیعت میں سُستی اور کاہلی پیدا ہونے لگتی ہے۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

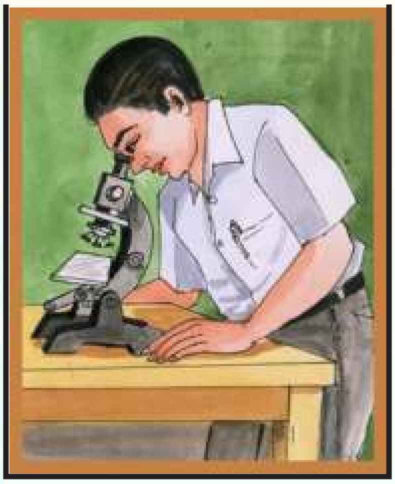

جسم کو صاف رکھنے کے لئے نہانا ضروری ہے تا کہ پسینے کے ذریعے نکلنے والے مادّے جلد پر نہ جم جائیں اور مسامات کھُلے رہیں۔جسم کے جو حصّے زیادہ کھلے رہتے ہیں اُن پر گرد و غبار بھی زیادہ جمتا ہے۔ان کا بار بار دھونا مفید ہے۔نہانے کا مطلب صرف جسم پر پانی بہانا نہیں بلکہ جسم کو اچھی طرح رگڑ رگڑ کر صاف کرنا ہے۔ اس طرح جمع ہوا میل دور ہو جاتا ہے۔مسام کھُل جاتے ہیں اور جسم میں خون کی گردش تیز ہو جاتی ہے۔چُستی پیدا ہوتی ہے۔طبیعت فرحت اور تازگی محسوس کرتی ہے۔

نہانے کے لئے تازہ اور صاف پانی اچھا ہوتا ہے۔موسم کے اعتبار سے گرم یا ٹھنڈے پانی سے بھی نہایا جا سکتا ہے۔صابن لگانے سے میل آسانی سے دور ہو جاتا ہے۔نہانے کے بعد جلد اور بالوں کو تولیے سے اچھی طرح خشک کر لینا چاہیئے۔

کھانا کھانے ،ورزش یا جسمانی محنت کرنے کے فوراً بعد نہانا ٹھیک نہیں ہے۔صبح سویرے نہانا سب سے اچھا ہے۔بدن کی مالش بھی جلد کے لئے مفید ہے اس سے دوران خون بھی ٹھیک رہتا ہے اور جلد بھی نرم رہتی ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

غور کیجئے۔

تندرستی کے لئے جسم کی صفائی بہت ضروری ہے۔

گھروں میں اور ان کے آس پاس مکھیاں ،مچھر اور دوسرے کیڑے مکوڑے پیدا نہ ہوں ،اس کے لئے کیڑے مار دواؤں کا استعمال کرتے رہنا چاہیئے۔

I: الفاظ و معنی:

غذا = کھانا

حرارت = گرمی

مفید = فائدے مند

دارومدار = بنیاد، انحصار

جراثیم = بہت چھوٹے کیڑے جو خوردبین کے بغیر نظر نہیں آتے

اندرونی = اندر کا

بیرونی = باہر کا

گردش = گھومنا، چکّر کاٹنا

غدود = جسم کے اندر کی گانٹھ، گلٹی

خوردبین = وہ آلہ جس سے چھوٹی چیزیں بڑی نظر آتی ہیں (Microscope)

فاضل = غیر ضروری

فرحت = تازگی، سرور

دورانِ خون = خون کی گردش، جسم میں خون کا چکّر لگانا

II: (الف): ان سوالوں کے جواب ایک یا دو جملوں میں لکھیے:

۱۔ انسانی غذا کی خاص چیزیں کونسی ہیں؟

۲۔ جلد کی کتنی پرتیں ہوتی ہیں اور اُن کے کیا کام ہیں؟

۳۔ مسام کسے کہتے ہیں؟ ان کے کیا فائدے ہیں؟

۴۔ نہانا کیوں ضروری ہے؟

۵۔ جلد کو صاف نہ رکھنے کے کیا نقصانات ہیں؟

@TBS NOT TO BE REPUBLISHED

(ب): مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھئے:

۱۔ ہری سبزیاں ہمارے لئے کیوں ضروری ہیں؟

۲۔ دودھ کو عمدہ غذا کیوں کہا گیا ہے؟

۳۔ بیماریاں کیوں پیدا ہوتی ہیں؟

(د): نیچے دئے ہوئے الفاظ سے خالی جگہوں کو پُر کیجئے:

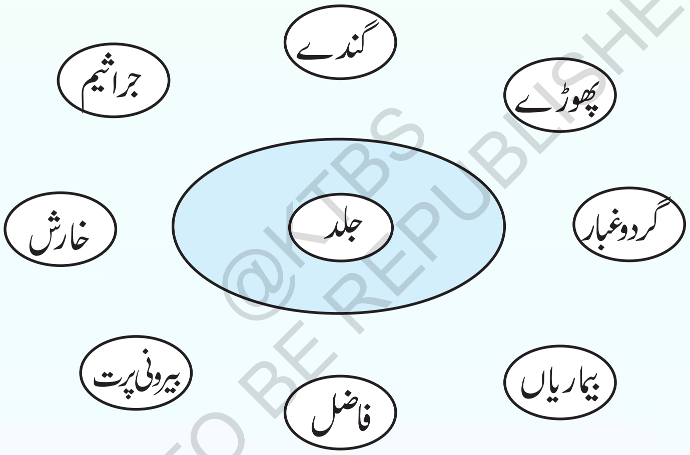

۱۔ ہزاروں..................ایسے ہوتے ہیں جنہیں ہم آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے۔

۲۔ اس سے مختلف..................پیدا ہوتی ہیں۔

۳۔ پسینے کے ذریعے جسم کے بہت سے............اور............مادّے خارج ہوجاتے ہیں۔

۴۔ جسم پر..................پھنسیاں نکلنے لگتی ہیں اور..................ہوجاتی ہیں۔

۵۔ جسم کے جو حصّے زیادہ کھُلے رہتے ہیں ان پر..................بھی زیادہ جمتا ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

III. (الف) نیچے دیئے ہوئے الفاظ کے واحد لکھئے:

جمع	اجسام	حیوانات	آفات	مشکلات	مسامات	محسوسات	مواقع
واحد							

(ب) نیچے لکھے ہوئے جوابات کے لئے مناسب سوالات لکھئے:

جواب: صحت کے لئے اچھی غذا، کُھلی اور تازہ ہوا اور صفائی نہایت ضروری ہے۔

سوال: ....

جواب: پسینے میں پانی، نمک اور کسی قدر چکنائی ہوتی ہے۔

سوال: ....

جواب: پسینے سے نکلنے والے ماڈوں کی وجہ سے بعض لوگوں کے جسم سے بو آتی ہے۔

سوال: ....

(ج) نیچے دیئے ہوئے الفاظ کے صحیح املے پر (✓) کا نشان لگایئے:

ورزش	ورزس	ورجس
مصامات	مشاماط	مسامات
دشمن	دوشمن	دوسمن

شرط	شرت	ثرت
گردص	غروش	گردش
صخت	سخت	شخط

سوراکھ	سوراخ	شوراخ
انشان	انسان	انصان
صفائی	شفائی	سفائی

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

(د) درخت کی پتیوں پر لکھے ہوئے الفاظ کو ان کے صحیح خانوں میں لکھئے: (پلٹ کر دیکھئے)

مذکر

مونث

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

قواعد ۔ ضمیر موصولہ: ضمیر موصولہ وہ ہے جو کسی جملے کو دو حصّوں میں ملاتی ہے ۔جیسے
جس نے، جنہوں نے ، جسے، جنہیں، جس کو، جن کا، جن کی وغیرہ۔

۱۔ وہ آدمی جو کل آیا تھا آج پھر آیا۔ ۲۔ آپ کے دوست، جو ایک بار ملے تھے، آج کل کہاں ہیں؟
۳۔ وہ کتاب، جو کل گم ہوگئی تھی، آج مل گئی ہے۔

اوپر دیئے گئے جملے 'جو' کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں 'جو' کا لفظ کسی اسم کے بدلے آیا ہے اور اس کے ساتھ کوئی جملہ ہے۔ ضمیر موصولہ صرف 'جو' ہے اس کی مختلف حالتیں ہیں۔

حالتیں	واحد	جمع
فاعلی حالت	جس نے	جنہوں نے
مفعولی حالت	جس کو یا جسے	جن کو یا جنہیں
اضافی حالت	جسے (مذکر) جس کی (مونث)	جن کا جن کی

نوٹ: جس اسم کے لئے یہ ضمیر استعمال کی جاتی ہے اُسے 'مرجع' کہتے ہیں۔دی ہوئی مثالوں میں آدمی، دوست، کتاب مرجع ہے۔

N2J1Q4

سبق:15

پند نامہ

نظمؔ طباطبائی

اشارے:

☆ اخلاقی خوبیاں، ہمدردی، انسانی اقدار وغیرہ سے متعلق کہانیاں سُنا کر نظم کے لئے ماحول بنائیں۔
☆ نظم کو ترنم سے پیش کریں۔
☆ اس بات کی جانچ کرلیں کہ بچّے نظم سُن کر سمجھ رہے ہیں یا نہیں۔
☆ ہمدردی، انسانی اقدار اور اخلاقی نظمیں اور کہانیاں اکٹھا کروائیں۔
☆ آسان مثال کے ساتھ قواعد کو سمجھائیں۔ لب ولہجہ کا خاص خیال رکھئے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

خوبیاں انسان کی جتنی ہیں ، اگر پیدا نہ ہوں
تو بھی ہے انسان ، پھر اس بات کا دعویٰ نہ کر

گر کسی کا عیب ہو معلوم ، تو اس کو چھُپا
گر کسی کا راز ہو معلوم ، تو افشا نہ کر

ہاتھ کا ہے میل مال و زر ، کہ آیا اور گیا
کر کے ہمت پر بھروسا ، دل کو تو میلا نہ کر

جبکہ ناکامی کا باعث دست و بازو ہوں ترے
ہے قصور اپنا ، فلک کا شکوۂ بے جا نہ کر

ہاتھ فوراً روک لے ، باز آ قدم پیچھے ہٹا
جب صدا آتی ہو یہ دل سے کہ دیکھ ایسا نہ کر
بے تامل اُٹھ جو نصرت کو پکارے تجھ کو قوم
وقت ایسا ہو تو کچھ سوچا نہ کر ، سمجھا نہ کر

تخلیق کار:

سید حیدر علی نام نظمؔ تخلص کیا کرتے تھے۔ 1853ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ اپنی ذہانت کی وجہ سے جلد عربی و فارسی علم کی تکمیل کرلی۔ شاہ اودھ کے شہزادوں کے اتالیق مقرر ہوئے۔ آخر میں عثمانیہ یونیورسٹی میں اُردو کے پروفیسر ہوئے اور 1933ء میں انتقال فرمایا

اُردو میں جدید طرز کی طبع زاد نظمیں لکھنے اور انگریزی نظموں کو اُردو میں ترجمہ کرنے میں نظمؔ طباطبائی کو کمال حاصل تھا۔ اُن کی مشہور نظم ''گورِ غریباں''، انگریزی زبان کے شاعر تھامس گرے 'Thomas Grey' کی 32 بندوں پر مشتمل مشہور نظم (Elegy written in a country church yard) کا منظوم ترجمہ ہے۔ نظمؔ طباطبائی نے جس فنی اہتمام اور ہنرمندی سے اس کا ترجمہ کیا ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ اس منظوم ترجمہ کا عنوان انہوں نے گورِ غریباں رکھا ہے۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

I: (الف) الفاظ و معنی:

پند = نصیحت
شکوۂ بے جا = غلط شکایت
باز آنا = رُک جانا
نصرت = مدد
افشا کرنا = کھولنا، ظاہر کرنا
آمادہ رہنا = تیار رہنا
بے تامُل = بے جھجک، فوراً

(ب) ذو معنی الفاظ:

چھپا = پوشیدہ،مخفی
چَھپا = چھاپا، چھاپنا،شائع (Print)
پر = اوپر کامخفف
پر = پرندوں کے بدن پراُگے ہوئے بال، پنکھ
منزل = ایک دن کا سفر،مرحلہ
منزل = مکان،گھر، مسکن،مکان کا ایک درجہ
اَڑ = ضد،ہٹ
اُڑ = پرواز کرنا
پا = پاؤں،قدم،پیر
پا = نیچے،زیریں
پا = قدرت،مضبوطی،قوت
میل = فاصلہ جو 5280 فٹ کے برابر ہوتا ہے۔
میلہ = ہجوم،سیر وتماشے کے لئے لوگوں کا مجمع ہونا۔
میلا = فقراء کا جلسہ،فقیروں کی پنچایت
میلا = خاک،دھول میں بھرا ہوا،زنگ آلودہ

نقش = پھول بوٹوں کا کام،نگار،صورت
نقش = مورتی،تصویر
نقش = تعویز،نشان،کھوج،علامت
نقش = خیال،تصور
میل = جھکاؤ،رغبت،رجحان،توجہ
مَیل = کیچڑ،زنگ،کدورت
میل = سُرمہ لگانے کی سلائی،سینگ،سلاخ
دست = ہاتھ،پنجہ
دست = قدرت،طاقت،قابو
بازو = کہنی سے شانے تک کا حصّہ
بازو = پرندوں کے جسم کا وہ حصّہ جس میں پر ہوتے ہیں۔
بازو = مددگار،دائیں۔بائیں کی فوج
بازو = ساتھی،دوست
نصرت = مدد،حمایت
نصرت = فتح،جیت

(ج) ہم آواز الفاظ:

باز = ایک شکاری پرندہ
بعض = چند
مال = سامان

آل = انجام
شکوہ = شکایت
شکوہ = شان وشوکت

NOT TO BE REPUBLISHED
@KTBS

(د) واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھئے:

خوبیاں.................

دعویٰ ....

عیب ....

اُمنگ ....

فلک ....

نقش ....

قوم ....

منزل ....

(ہ) نیچے لکھے ہوئے الفاظ کے مترادفات لکھئے:

خوبیاں =.................	عیب =.................
افشا =.................	راہ =.................
شوق =.................	دل =.................
منزل =.................	نقش =.................
مال =.................	زر =.................
ہمت =.................	دست =.................
فلک =.................	نصرت =.................

@KTBS
NOT TO BE REPUBLISHED

(و) نیچے لکھے ہوئے الفاظ کی ضد لکھیے:

افشا × ....

انسان × ....

ناکامی × ....

چھپا × ....

قصور × ....

جدید × ....

منزل × ....

فلک × ....

II: (الف) ان سوالوں کے جواب ایک جملوں میں لکھیے:

۱۔ کسی کا عیب معلوم ہو تو کیا کرنا چاہئیے؟

۲۔ نصرت کے لئے قوم پکارنے پر کیا کرنا چاہیئے؟

(ب) ان سوالوں کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے:

۱۔ کوئی شخص انسان ہونے کا دعویٰ کب کر سکتا ہے؟

۲۔ مسافر کو اپنی منزل پر پہنچنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے؟

۳۔ شاعر نے مال وزر کو 'ہاتھ کا میل' کیوں کہا ہے؟

۴۔ فلک کا شکوہ کرنا کب بے جا ہوتا ہے؟

۵۔ قوم مدد کو پکارے تو کیا کرنا چاہیئے؟

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

(ج) نیچے لکھے ہوئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

دعویٰ:..

راز:..

افشا:..

اُمنگ:..

تقلید:..

نقش:..

مال وزر:..

ہمت:..

نصرت:..

@KTBS
NOT TO BE REPUBLISHED

(د) مندرجۂ ذیل مصرعوں کو صحیح ترتیب سے لکھیے:

۱۔ جتنی ہیں خوبیاں انسان کی ، پیدا نہ گر ہوں
انسان ہے تو بھی ، اس بات کا دعویٰ پھر نہ کر

۲۔ بازو و دست ہوں ترے کا باعث جبکہ ناکامی
اپنا قصور بے جا نہ کر شکوہ فلک کا ہے

۳۔ قوم تجھ کو جو پکارے بے تامل اُٹھ نصرت
کچھ سوچا نہ کر، نہ کر سمجھا، ایسا ہو تو وقت

III: لسانی سرگرمیاں:

علی حیدر نظم طباطبائی کی نظم گورِ غریباں تلاش کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔ اس نظم کی ابتدا مندرجہ ذیل بند سے ہوتی ہے۔

وداع روزِ روشن ہے گجر شامِ غریباں کا
چراگاہوں سے پلٹے قافلے وہ بے زبانوں کے

قدم گھر کی طرف کس شوق میں اُٹھتا ہے دہقاں کا
یہ ویرانہ ہے، میں ہوں، اور طائر آشیانوں کے

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

IV: اس نظم کو غور سے پڑھئے اور درج ذیل سوالوں کے جواب لکھئے:

اے ماؤ بہنو بیٹیو! دنیا کی زینت تم سے ہے
ملکوں کی بستی ہو تم ہی قوموں کی عزّت تم سے ہے
تم گھر کی شہزادیاں شہروں کی ہو آبادیاں
غمگین دلوں کی شادیاں دُکھ سُکھ میں راحت تم سے ہے
نیکی کی تم تصویر ہو، عفت کی تم تدبیر ہو
ہو دین کی تم پاسباں ایماں سلامت تم سے ہے

مونس ہو خاوندوں کی تم ، غم خوار فرزندوں کی تم
تم بِن ہے گھر ویرانہ سب، گھر بھر میں دولت تم سے ہے
آتی ہو اکثر بے طلب ، دنیا میں جب آتی ہو تم
پر موہنی سے اپنی یاں ، گھر بھر پہ چھا جاتی ہو تم

سوالات:

ا۔ دنیا کی زینت کن سے ہے؟
۲۔ قوموں کی عزّت کن میں پوشیدہ ہے؟
۳۔ شاعر کو دکھ، سکھ میں راحت کہاں سے ملتی ہے؟
۴۔ دین کے پاسبان کون ہیں؟
۵۔ ماں کے بغیر گھر کیسے لگتا ہے؟
۶۔ اس نظم کا عنوان بتائیے؟

قواعد

ضمیر تنکیر: **ان عبارتوں کو پڑھو۔**

۱) بازار میں کوئی آدمی جا رہا ہے۔
۲) احمد کچھ مٹھائی لایا ہے۔

ان جملوں میں ''کوئی'' اور ''کچھ'' یہ ایسی ضمیریں ہیں جو ایسے شخص یا چیز کے لئے استعمال کی جاتی ہیں جن کی صحیح یا ٹھیک حالت بولنے والے کو معلوم نہ ہو۔ ان کو ضمیر تنکیر کہتے ہیں۔

تعریف: ضمیر تنکیر وہ ضمیر ہے جو ایسے شخص یا ایسی چیز کے لئے استعمال کی جائے جس کا ٹھیک حال معلوم نہ ہو

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سبق:16

گنّا

اشارے:

☆ مختلف تجارتی اور غذائی فصلوں کی جانکاری دیں۔

☆ مختلف تجارتی اور غذائی فصلوں کی تصاویر کے ساتھ ان کی معلومات پر مشتمل البم بنوائیں۔

☆ جہاں پر دستیاب ہوں وہاں گنّے کے کھیتوں کا مشاہدہ کروائیں۔

☆ قواعد کو علاحدہ پڑھایا نہ جائے بلکہ مضمون کے ساتھ ساتھ پڑھائیں۔

TSTBS NOT TO BE REPUBLISHED

ہندوستان کی ترقی زراعت پر منحصر ہے ۔ کیونکہ ہندوستان میں اسّی فیصد لوگ کسی نہ کسی طرح زراعت سے جڑے ہوئے ہیں۔ زراعت میں گیہوں، چاول اور جوار وغیرہ غذائی فصلوں کے ساتھ ساتھ تجارتی فصلیں جیسے چائے، کافی، تمباکو، مونگ پھلی اور ناریل کے علاوہ گنّا بھی ایک اہم تجارتی فصل ہے۔

جوشکراورگڑ کی پیداوار میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے، اور یہ فصل ہندوستان کی معیشت پر اثر ڈالتی ہے۔

گنّے کی فصل ہندوستان کی زرعی پیداوار میں اہم مقام رکھتی ہے۔ اس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ایک مرتبہ بیج بوکر تین یا چار مرتبہ فصل حاصل کی جاسکتی ہے۔ ہمارے ملک کے ترقی پسند کاشت کار ایک ایکڑ زمین پر دس تا بیس ٹن گنّے کی فصل حاصل کررہے ہیں۔ اگر جدید طریقوں کو اپنایا جائے تو اس کی پیداوار میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے۔ اور ایک معیاری فصل بھی حاصل ہوسکتی ہے۔

ہمارے ملک میں گنّے کے کاشت کار بہت سے قدرتی، معاشی اور اقتصادی مسائل سے دوچار ہیں۔ اس کے باوجود چند مسلمہ زرعی اصولوں پر عمل کیا جائے، تو عام حالات میں گنّے کی فصل کے فی ایکڑ اوسط میں کئی گُنا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ گنّے کی کاشت مختلف قسم کی زمینوں پر ہوتی ہے۔ منافع بخش فصل کے لئے ایسی زرخیز زمین چاہیئے جس میں پانی کا نکاس عمدہ ہو۔ نامیاتی مادہ وافر مقدار میں ہو اور زمین میں نمی قائم رکھنے کی صلاحیت ہو، زمین بنجر نہ ہو اور نمکینی سے پاک ہو۔ گنّے کی جڑیں زمین میں گہرائی تک جانے کی وجہ سے کاشت کار کو بڑی محنت کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً منتخب شدہ زمین میں ایک مرتبہ مٹی پلٹنے والا ہل چلانے کے بعد دو یا تین مرتبہ کلٹی ویٹر چلاتے ہیں اور ڈھیلے توڑ کر سطح ہموار کر لیتے ہیں۔ تاکہ پانی اور خوراک کی مختلف اجزائی تقسیم یکساں ہو۔ زمین کی طبعی حالات کو بہتر کرنے، نمی قائم رکھنے کی صلاحیت میں اضافہ کرنے اور نامیاتی مادّے کی مقدار بڑھانے کے لئے آخری ہل چلانے سے پہلے دیسی کھاد ڈال کر ہل چلائے جاتے ہیں۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

تین یا چار فصلیں حاصل کرنے کے بعد زمین سخت ہو جاتی ہے اور کاشت کے قابل نہیں رہتی اِسے دوبارہ کاشت کے قابل بنانے کے لئے لوسرن کی کاشت کی جاتی ہے اور اس کو سبز کھاد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔لوسرن کی فصل پر ہل چلا کر زمین میں دبا دیا جاتا ہے تا کہ نامیاتی مادہ جلد سڑ گل کر زمین کا زرخیز حصّہ بن جائے کاشت کار نفع بخش فصل کے لئے اچھے بیج کا انتخاب کرتے ہیں۔ تا کہ اچھی پیداوار حاصل ہو۔ چھ تا آٹھ ماہ کی عمر کے بیج کا انتخاب کرتے ہیں۔ چند کاشت کار بیج اپنی زمین پر خود ہی تیار کرتے ہیں تا کہ عمدہ بیج حاصل کئے جائیں جو بیماریوں اور کیڑوں سے پاک ہوں، اس لئے تازہ گنّا کاٹ کر اپنے ہاتھوں سے پتّے اُتارتے ہیں اور اس طرح ٹکڑے کرتے ہیں کہ ہر ٹکڑے میں دو یا تین آنکھ ہوں اس کے لئے ایک ایکڑ زمین کو ایک ٹن گنّا درکار ہوتا ہے۔

گنّے کی کاشت اکثر فروری اور مارچ میں کی جاتی ہے کبھی کبھی ستمبر اور اکتوبر کے مہینے میں بھی گنّے کی کاشت کی جاتی ہے۔ گنّے کی نشو ونما کے لئے مناسب کیمیائی کھاد جیسے نائٹروجن، فاسفورس، پوٹاش وغیرہ کا استعمال بھی ہوتا ہے جیسے جیسے گنّے کی فصل اُگتی جاتی ہے کیڑا مار دوائیاں بھی چھڑکی جاتی ہیں۔

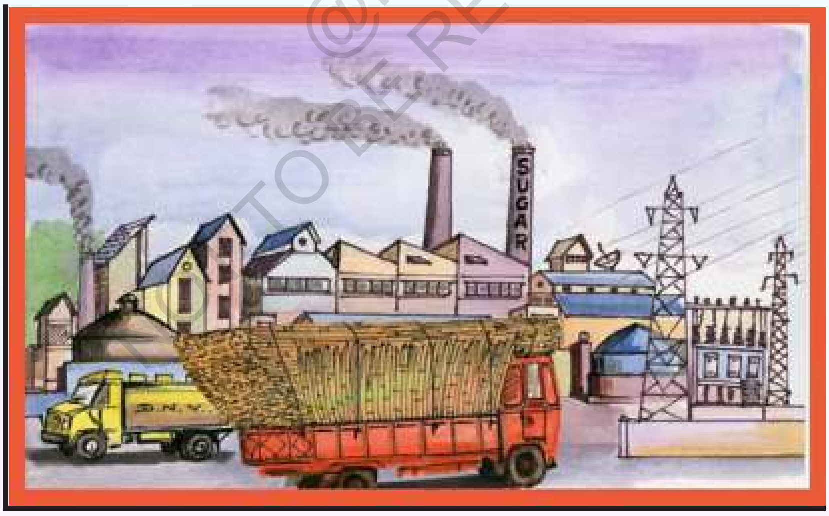

گنّے کی کاشت میں ہندوستان دنیا میں دوسرا مقام رکھتا ہے۔ جبکہ پہلا مقام جنوبی امریکہ کے برازیل کا ہے۔ براعظم ایشیاء کے لحاظ سے گنّے کی پیداوار میں ہندوستان اوّل مقام پر ہے۔ ہندوستان کی چند ریاستوں میں گنّے کی کاشت زیادہ ہوتی ہے۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

اُتر پردیش، بہار، پنجاب، گجرات، مہاراشٹرا،تمل ناڈو، کرناٹک اور آندھرا پردیش، ہندوستان میں گنّے کی پیداوار کا ستانوے فیصد حصّہ فراہم کرتے ہیں۔

گنّے کی کاشت زیادہ ہونے کے باوجود ہندوستان شکر کی پیداوار میں بہت پیچھے ہے۔ یہاں گنّے کا استعمال کچھ اس طرح ہوتا ہے۔ تینتیس فیصد شکر کی تیاری، پچپن فیصد کھانڈ اور گڑ کی تیاری، بارہ فیصد جوس کے لئے۔ اس کے علاوہ دوسری اشیاء بھی تیار کی جاتی ہیں۔ مثلاً گنّے کے چھلکوں کو کاغذ اور کپڑوں کے کارخانوں میں استعمال کرتے ہیں۔ شکر کی تیاری کے دوران خارج ہونے والا فضول مادہ شراب کے کارخانوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور چھلکوں سے برقی قوت بھی تیار کی جاتی ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گنّے کی کاشت ہندوستان کی ترقی میں بہت اہم ہے اس لئے ہم سب کو چاہیئے کہ گنّے کی کاشت کے فروغ میں حصّہ لیں۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

I: (الف) الفاظ و معنی:

عرصہ = زمانہ

مسلمہ = تسلیم شدہ

وافر = کثرت سے

نکاس = پانی کا بہاؤ

نامیاتی = بڑھنے کی قوت

بنجر = ناقابلِ کاشت

نمکینی = نمک دار

موزوں = مناسب

کلٹی ویٹر = ایک طرح کا کھانچہ (ٹرا یکٹر سے لگا ہوا لوہے کا ہل)

لوسرن = وہ پودا جو سبز کھادے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

کھانڈ = باریک سفید شکر

ڈھیلے = مٹی کے بڑے بڑے ٹکڑے

ہموار = یکساں

فروغ = ترقی

(ب) مرکبات:

زرعی پیداوار = زراعت کی پیداوار

نامیاتی مادہ = فصل کے لئے طاقت بڑھانے والا مادّہ

وافر مقدار = کثیر مقدار

نفع بخش = نفع پہنچانے والا

(ج) ان الفاظ کے واحد لکھئے:

معاشیات ....

حالات ....

اقسام ....

گہرائیاں ....

اجزا ....

کاغذات ....

چھلکے ....

(د) ان الفاظ کی ضد لکھئے:

ترقی × ....

نفع × ....

عام × ....

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

بنجر ×............
گہرا ×............
نمی ×............
دیسی ×............

II: (الف) ان سوالوں کے جواب ایک یا دو جملوں میں لکھیے:

۱۔ ہندوستان میں کتنے فیصد لوگ زراعت سے جڑے ہوئے ہیں؟
۲۔ ہندوستان کی تجارتی فصلیں کون کونسی ہیں؟
۳۔ گنّے کے بیج ایک مرتبہ بو کر اُس سے کتنی فصلیں حاصل کر سکتے ہیں؟
۴۔ سبز کھاد کے لئے کونسے پودے کی کاشت کی جاتی ہے؟
۵۔ دُنیا میں سب سے زیادہ گنّے کی کاشت کہاں کی جاتی ہے؟

(ب) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے:

۱۔ منافع بخش گنّے کی فصل کے لئے زمین کس طرح ہونی چاہیئے؟
۲۔ گنّے کی فصل کے لئے منتخب شدہ زمین میں کاشت کس طرح کی جاتی ہے؟
۳۔ گنّے کی کاشت کے لئے کون کونسی کھاد کا استعمال کیا جاتا ہے؟
۴۔ گنّے کی کاشت کے لئے سبز کھاد کا استعمال کیوں کیا جاتا ہے؟
۵۔ گنّے کے فائدے کیا ہیں؟

(ج) مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کیجیے:

۱۔ ہندوستان کی ترقی .... پر منحصر ہے۔
۲۔ مونگ پھلی اور ناریل کے علاوہ .... بھی ایک اہم تجارتی فصل ہے۔
۳۔ ہمارے ملک کے ترقی پسند کاشت کار ایک ایکڑ زمین پر .... تا .... ٹن گنّے کی فصل حاصل کر رہے ہیں۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

۴۔ آخری ہل چلانے سے پہلے............ڈال کر ہل چلائے جاتے ہیں۔

۵۔ گنّے کی کاشت اکثر..................اور..................کے مہینے میں کی جاتی ہے۔

(د) جوڑ لگائیے:

"الف"	"ب"
۱۔ نِکاس	۱۔ جدید ہل
۲۔ پوٹاش	۲۔ دیسی کھاد کا پودا
۳۔ کلٹی ویٹر	۳۔ پانی کا بہاؤ
۴۔ بنجر	۴۔ کیمیائی کھاد
۵۔ لوسرن	۵۔ فصل نہ دینے والی زمین

III: لسانی سرگرمی

(الف) غذائی فصلوں اور تجارتی فصلوں کی فہرست بنائیے:

غذائی فصلیں	تجارتی فصلیں
....	....
....	....
....	....
....	....
....	....

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

(ب) جدول کی مدد سے بامعنی جملے بنایئے:

گنّا	ایک تجارتی فصل شکر اور گڑ کی پیداوار ایک مرتبہ بیج بوکر منافع بخش فصل اکثر فروری اور مارچ میں	اُگایا جاتا ہے تین یا چار فصلیں حاصل کی جاتی ہیں میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ ہے

۱۔ ....

۲۔ ....

۳۔ ....

۴۔ ....

۵۔ ....

@KTBS
NOT TO BE REPUBLISHED

IV: اس عبارت کو غور سے پڑھئے اور درج ذیل سوالوں کے جواب لکھئے:

ریشم

ریشم کی کاشت چار ہزار سال پہلے چینی باشندوں سے شروع ہوئی تھی۔ ریشم کی پیداوار ایک کیڑے کے ذریعے کی جاتی ہے۔ اس کیڑے کو پالنے کے لئے کسان شہتوت کی کاشت کرتے ہیں کیونکہ ریشم کا

کیڑا شہتوت کے پتّے بڑے شوق سے کھاتا ہے۔ جب ریشم کا کیڑا انڈے سے باہر نکلتا ہے تو کسان شہتوت کا پتّہ تراش کر اُس کے لئے غذا فراہم کرتے ہیں۔ پتہ کھانے کے بعد کیڑا ایک جگہ بیٹھ جاتا ہے۔ اُس کے پیٹ میں خاص قسم کا مادہ ہوتا ہے جس کو وہ باریک تاروں کی شکل میں اپنے جبڑوں کے ذریعے خارج کرتا ہوا اپنے بدن کے چاروں طرف لپٹتا جاتا ہے اور ایک ماہ تک تاروں کی پوٹلی بن جاتی ہے، جس کو عام طور پر نافہ کہتے ہیں۔ اُس پوٹلی کو پانی کے ذریعہ گرم کیا جاتا ہے اور اُس پوٹلی سے ریشم کی تار نکالی جاتی ہے۔ ایک پوٹلی میں تقریباً 500 تا 1200 میٹر لمبی تار ہوتی ہے۔ یہ تار مکڑی کے جالے کی طرح ملائم اور لوہے کی تار کی طرح مضبوط ہوتی ہے۔

چین، جاپان، بھارت، فرانس، اسپین اور اٹلی میں زیادہ تر ریشم کی کاشت کی جاتی ہے، لیکن اٹلی کا ریشم دنیا بھر میں مشہور ہے۔

کرناٹک میں رام نگرم، سدلگٹہ اور میسور میں ریشم کی کاشت ہوتی ہے۔ اس کی بدولت میسور اور بنگلورو کے کارخانوں میں ریشم کی ساڑیاں تیار ہوتی ہیں جو دنیا بھر میں مشہور ہیں۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سوالات:

۱۔ ریشم کی کاشت کب اور کہاں شروع ہوئی؟

۲۔ ریشم کے کیڑے کو پالنے کے لئے کونسی کاشت کی جاتی ہے؟

۳۔ ایک پوٹلی میں کتنا ریشم ہوتا ہے؟

۴۔ زیادہ تر ریشم کی کاشت کہاں کی جاتی ہے؟

۵۔ کہاں کی ریشم کی ساڑیاں مشہور ہیں؟

قواعد

ضمیرِ استفہام

ان جملوں کو پڑھیے۔

ا) وہ کون ہے؟
۲) آپ کا مزاج کیسا ہے؟
۳) وہ آدمی کہاں ہے؟
۴) میز پر کیا رکھی ہے؟
۵) تم کیوں غیر حاضر تھے؟

ان عبارتوں میں کون ؟ کیسا ؟ کہاں ؟ کیا؟ کیوں ؟ یہ سب ضمیریں ہیں۔ جو دریافت یا پوچھنے کے لئے استعمال کی گئی ہیں؟

پوچھنے یا دریافت کرنے کو استفہام کہتے ہیں۔

تعریف: ضمیرِ استفہام وہ ضمیر ہے جس کے ذریعے کوئی بات پوچھی یا دریافت کی جائے۔

اس کی تین حالتیں ہیں:

ا۔ حالت فاعلی ۲۔ حالت مفعولی ۳۔ حالت اضافی

کون آیا ہے؟ حالت فاعلی
کس کو چاہیئے؟ حالت مفعولی
کس کا ہے؟ حالت اضافی

وضاحت ، کون، کس کو، کس کا، جاندار کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

کیا، کیسے، یہ بے جان کے لئے استعمال کیا جاتا ہے

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

I9D5N5

سبق:17

اعتبار

سُدرشن

اشارے

☆ محاورے اور تشریحات کو سمجھاتے ہوئے سبق کا ماحول بنائیں۔

☆ آسان اور واقف موضوع پر بات کو سمجھ رہے ہیں، غور کریں۔

☆ سُننے کے بعد ترتیب وار واقعات کو پیش کرنے کی صلاحیت کو فروغ دیں۔

☆ صحیح تلفظ کا خیال رکھیں اور اِملانویسی کروائیں۔

☆ آسان مثالوں کے ساتھ قواعد سمجھائیں۔

ماں کو اپنے بیٹے اور زمیندار کو اپنے لہلہاتے ہوئے سرسبز شاداب کھیت دیکھ کر جو خوشی ہوتی ہے وہی خوشی بابا بھارتی کو اپنا گھوڑا دیکھ کر ہوتی ہے۔ یہ گھوڑا بڑا خوبصورت تھا۔ اس کے مقابلے کا گھوڑا سارے علاقے میں نہ تھا۔ بابا بھارتی اسے سلطان کہہ کر بلاتے تھے۔ اپنے ہاتھ سے کھریرا کرتے، اپنے ہاتھ سے

دانہ کھلاتے اور دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے۔ سلطان سے جدائی کا خیال بھی اُن کے لئے ناقابلِ برداشت تھا۔ ان کو وہم ہو گیا تھا کہ ''میں اس کے بغیر زندہ نہ رہ سکوں گا''۔ وہ اس کی چال پر فریفتہ تھے کہتے۔ ''اس طرح چلتا ہے جیسے طاؤس، اودی اودی گھٹاؤں کو دیکھ کر ناچ رہا ہو'' گاؤں کے لوگ اس محبت پر حیران تھے۔ بعض وقت کنکھیوں سے اشارے بھی کرتے تھے، مگر بابا بھارتی کو اس کی پرواہ نہ تھی۔ جب تک شام کو وہ سلطان پر سوار ہو کر آٹھ دس میل کا چکر نہ لگاتے انہیں چین نہ آتا۔

کلھن اس علاقے کا مشہور ڈاکو تھا۔ لوگ اس کا نام سُن کر تھراتے تھے۔ سلطان کی شہرت اُس کے بھی کانوں تک پہنچی۔ شوق نے دل میں چٹکی لی۔ ایک دن دوپہر کے وقت بابا بھارتی کے پاس آ پہنچا اور نمسکار کر کے کھڑا ہو گیا۔

بابا بھارتی نے پوچھا: ''کلھن! کیا حال ہے؟''

کلھن نے سر جھکا کر جواب دیا: ''آپ کی مہربانی''۔

''کہو، ادھر کیسے آ گئے''؟

''سلطان کی شہرت کھینچ لائی ہے''۔

''عجیب جانور ہے، خوش ہو جاؤ گے''۔

''میں نے بڑی تعریف سنی ہے''۔

''اس کی چال تمہارا دل موہ لے گی''۔

''کہتے ہیں شکل بھی بڑی خوبصورت ہے''۔

''کیا کہنے! جو اسے ایک دفعہ دیکھ لیتا ہے، اس کے دل پر اس کی صورت نقش ہو جاتی ہے''۔

''مدّت سے ترس رہا تھا، آج حاضر ہوا ہوں''۔

بابا اور کلھن دونوں اصطبل میں پہنچے۔ بابا نے بڑے غرور سے گھوڑا دکھایا کلھن نے حیرت سے گھوڑے کو دیکھا۔ اس نے ہزاروں گھوڑے دیکھے تھے، لیکن ایسا بانکا گھوڑا اس کی نگاہ سے آج تک نہ گزرا تھا۔ سوچنے لگا قسمت کی بات ہے۔ ایسا گھوڑا تو مرے پاس ہونا چاہیئے تھا۔ اس فقیر کو ایسی چیزوں سے کیا نسبت۔ اس کی چال دیکھ کر کلھن کے سینے پر سانپ لوٹ گیا۔ وہ ڈاکو تھا۔ اس کے پاس طاقت تھی۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

اس نے کہا ''باباصاحب ! اس گھوڑے کوتو میرے پاس ہونا چاہیئے تھا۔'' یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔
باباخوف زدہ ہوگئے۔اب انہیں رات کو نیند نہ آتی تھی۔ساری ساری رات اصطبل کی خبر گیری میں کٹنے لگی۔ ہر وقت کلھن کا خطرہ لگا رہتا تھا، مگر کئی مہینے گزر گئے اور وہ نہ آیا۔ یہاں تک کہ بابا بھارتی کسی حد تک بے پرواہ ہوگئے۔شام کا وقت تھا۔بابا بھارتی سلطان کی پیٹھ پرسوار ہوکر سیر کو جارہے تھے۔یکا یک ایک طرف سے آواز آئی۔''اوباباذراایک محتاج کی بات سنتے جاؤ''
آواز میں رقّت تھی۔ بابا نے گھوڑا روک لیا۔دیکھا تو ایک اپاہج درخت کے سائے تلے پڑا کراہ رہا تھا۔بابابھارتی کا دل پسیج گیا، بولے۔'' کیوں، تمہیں کیا تکلیف ہے؟''
اپاہج نے ہاتھ باندھ کر کہا:''بابا! میں دکھی ہوں، مجھ پر مہربانی کرو۔راما والا یہاں سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔ مجھے وہاں جانا ہے۔گھوڑے پر چڑھالو۔ پر ماتما تمہارا بھلا کرے گا''۔
''وہاں تمہارا کون ہے؟'' بابا نے پوچھا۔
''درگادت حکیم کا نام آپ نے سنا ہوگا، میں ان کا سوتیلا بھائی ہوں''۔

بابا بھارتی نے گھوڑے سے اتر کر اپاہج کو گھوڑے پر سوار کیا اور خود اس کی لگام پکڑ کر آہستہ آہستہ چلنے لگے۔اچانک انہیں ایک جھٹکا سا محسوس ہوا اور لگام ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ وہ اپاہج

©KTBS Not to be republished

گھوڑے کی پیٹھ پر تن کر بیٹھا اسے دوڑائے لئے جا رہا ہے تو ان کی حیرت کا ٹھکانہ نہیں رہا۔ اُن کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ یہ اپاہج کلہن ڈاکو تھا۔

بابا بھارتی کچھ دیر خاموش رہے۔ اس کے بعد پوری طاقت سے چلّا کر کہا: ''ذرا ٹھہرو!''

کلہن نے یہ آواز سن کر گھوڑا روک لیا اور اس کی گردن پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا ''بابا صاحب! یہ گھوڑا اب نہ دوں گا''۔

بابا بھارتی نے قریب آ کر کہا ''یہ گھوڑا تمہیں مبارک ہو۔ تمہیں اس کی واپسی کے لئے نہیں کہتا، مگر کلہن تم سے صرف ایک درخواست کرتا ہوں اسے ردّ نہ کرنا ورنہ میرے دل کو سخت صدمہ پہنچے گا''۔

''بابا! حکم دیجئے! میں آپ کا غلام ہوں، صرف یہ گھوڑا نہ دوں گا''۔

''اب گھوڑے کا نام نہ لو، میں تمہیں اس کے بارے میں کچھ نہ کہوں گا۔ ہاں میری یہ درخواست ہے کہ اس واقعے کا ذکر کسی سے نہ کرنا''۔

کلہن کا منہ حیرت سے کھلا رہ گیا۔ اسے خیال تھا کہ بابا بھارتی اس کی چوری کی اطلاع پولیس کو دے کر اسے گرفتار کروادیں گے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اسے گھوڑا لے کر فرار ہو جانا چاہیئے۔ اس نے بابا بھارتی کے چہرے پر اپنی آنکھیں گاڑیں اور پوچھا۔ ''بابا صاحب! اس میں آپ کو کیا خطرہ ہے؟''

بابا بھارتی نے جواب دیا۔ ''لوگوں کو اگر اس واقعے کا علم ہو گیا تو وہ کسی غریب پر اعتبار نہ کریں گے۔'' اور یہ کہتے کہتے انہوں نے سلطان کی طرف سے اس طرح منہ موڑ لیا جیسے ان کا اس سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ بابا بھارتی تو چلے گئے مگر ان کا فقرہ کلہن کے کانوں میں اب تک گونج رہا تھا۔ سوچتا تھا بابا بھارتی کا خیال کتنا اونچا ہے۔ بابا صاحب کو اس گھوڑے سے عشق تھا، مگر ان کے چہرے پر ذرا بھی ملال نہ تھا۔ اُنہیں صرف یہ خیال ستا رہا تھا کہ کہیں لوگ غریبوں پر اعتبار کرنا نہ چھوڑ دیں۔ انہوں نے اپنے ذاتی نقصان کو انسانیت کے نقصان پر قربان کر دیا۔ ایسا آدمی، آدمی نہیں فرشتہ ہے۔

رات کی تاریکی میں کلہن بابا بھارتی کے گھر پہنچا۔ چاروں طرف سنّاٹا تھا۔ آسمان پر تارے ٹمٹمارہے تھے۔ کلہن سلطان کی لگام پکڑے آہستہ آہستہ اصطبل کے دروازے پر پہنچا۔ دروازہ کھلا تھا۔ کبھی وہاں بابا بھارتی لاٹھی لے کر پہرہ دیتے تھے۔ کلہن نے آگے بڑھ کر سلطان کو اس کی جگہ پر باندھ دیا اور باہر

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

نکل کر دروازہ احتیاط سے بند کر دیا۔اس وقت اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔

صبح ہوتے ہی بابا بھارتی نے اپنے کمرے سے نکل کر سرد پانی سے غسل کیا۔اس کے بعد ان کے پاؤں اصطبل کی طرف اس طرح بڑھے جیسے کوئی خواب میں چل رہا ہو۔مگر دروازے پر پہنچتے ہی وہ چونک پڑے۔انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا۔اب گھوڑا وہاں کہاں تھا۔

گھوڑے نے اپنے مالک کے قدموں کی چاپ کو پہچان لیا اور زور سے ہنہنایا۔ بابا بھارتی دوڑتے ہوئے اصطبل کے اندر چلے گئے اور اپنے گھوڑے کے گلے سے لپٹ کر اس طرح رونے لگے جیسے بچھڑا ہوا باپ مدّت کے بعد بیٹے سے مل کر روتا ہے۔ بار بار اس کی گردن پر ہاتھ پھیرتے اور کہتے۔''اب کوئی غریبوں کی مدد کرنے سے انکار نہ کرے گا''۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

☆ پنڈت سدرشن اُردو کے مشہور افسانہ نگار تھے انہوں نے کئی دلچسپ اور سبق آموز کہانیاں لکھی ہیں۔

☆ زیر مطالعہ کہانی کا مفہوم یہ ہے کہ کھڑک سنگھ ڈاکو بابا بھارتی کے گھوڑے کو دھوکے سے حاصل کر لیتا ہے،لیکن وہ بابا بھارتی کے حسنِ اخلاق سے متاثر ہو کر گھوڑے کو لوٹا دیتا ہے۔

☆ اس کہانی سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ ہم اچھے اخلاق سے بُرے لوگوں کو بھی متاثر کر سکتے ہیں اور ان کی زندگیوں میں اصلاح لا سکتے ہیں۔

I: (الف) الفاظ و معنی:

کھریرا	=	گھوڑے کے جسم کی صفائی کے لئے ایک طرح کا برش
فریفتہ	=	عاشق
طاؤس	=	مور
کنکھیوں سے دیکھنا	=	نظریں بچا کر دیکھنا

دل موہ لینا (محاورہ)	=	دل لبھانا
صورت نقش ہوجانا	=	صورت کا دل میں بیٹھ جانا
اصطبل	=	گھوڑے باندھنے کی جگہ
بانکا	=	البیلا، سجیلا
نسبت	=	تعلق
اودی	=	گہرے بینگنی رنگ کی
سینے پر سانپ لوٹنا (محاورہ)	=	حسد کرنا، کسی کی اچھائی برداشت نہ کرنا
خبر گیری	=	خبر رکھنا، دیکھ بھال
محتاج	=	ضرورت مند، حاجت مند
دل پسیجنا (محاورہ)	=	دل نرم ہونا، ترس کھانا
اپاہج	=	جسمانی طور پر معذور
منہ کھلا رہ جانا (محاورہ)	=	حیران رہ جانا، تعجب میں پڑنا۔
ملال	=	افسوس، رنج
چاپ	=	قدموں کی آہٹ
آواز میں رقّت	=	رونے کی سی آواز، روہانسی آواز، درد بھری آواز

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

II: (الف) ان سوالوں کے جواب ایک یا دو جملوں میں لکھئے:

۱۔ بابا بھارتی اپنا گھوڑا دیکھ کر کیوں خوش ہوتے تھے؟

۲۔ بابا بھارتی کے گھوڑے کی چال کیسی تھی؟

۳۔ بابا بھارتی نے کلھن سے کیا درخواست کی؟

۴۔ بابا بھارتی نے کلھن سے کیوں کہا کہ اس واقعے کا ذکر کسی سے نہ کرنا؟

۵۔ اپاہج بن کر بابا بھارتی سے کس نے مدد مانگی؟

٦۔ اپنے گھوڑے کو واپس پا کر بابا بھارتی نے کیا کہا؟

(ب) ان سوالوں کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے:

ا۔ کلھن کون تھا اور بابا اس سے خوف زدہ کیوں رہتے تھے؟

٢۔ بابا بھارتی کا گھوڑا دیکھ کر کلھن کے سینے پر سانپ کیوں لوٹ گیا؟

٣۔ کلھن نے بابا بھارتی کا گھوڑا کیوں واپس کر دیا؟

(ج) صحیح جملوں پر صحیح (✓) کا اور غلط پر غلط (×) کا نشان لگائیے:

ا۔ کلھن اپنے علاقے کا ایک شریف انسان تھا۔ (   )

٢۔ جو بھی بابا کے گھوڑے کو ایک بار دیکھ لیتا اس کے دل پر اس کی صورت نقش ہو جاتی تھی۔ (   )

٣۔ بابا بھارتی کا گھوڑا اس طرح چلتا تھا جیسے طاؤس اودی اودی گھٹاؤں کو دیکھ کر ناچ رہا ہو۔ (   )

٤۔ ایک اپاہج درخت کے سائے تلے پڑا آرام کر رہا تھا۔ (   )

۵۔ لوگوں کو اگر اس واقعے کا علم ہو گیا تو وہ ہر غریب پر اعتبار کرنے لگیں گے۔ (   )

٦۔ بابا بھارتی کو ہر وقت کلھن کا خطرہ لگا رہتا تھا۔ (   )

٧۔ گھوڑے نے اپنے مالک کے قدموں کی چاپ کو نہیں پہچانا۔ (   )

(د) نیچے دیئے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

لہلہانا،	فریفتہ،	خوف،	مہربانی،	قسمت ،
مدت،	بے پروا،	درخواست،	قوت،	احتیاط

III: لِسانی سرگرمی:

خوف زدہ، خبر گیری اور بے پرواہ مرکب الفاظ ہیں۔ مرکب سے مراد ایسا لفظ ہے جس میں ایک سے زیادہ لفظ مل گئے ہوں یا ملا دئے گئے ہوں کہ ان سے ایک ہی معنی لئے جاتے ہوں۔ اس طرح آپ بھی پانچ نئے الفاظ بنائیے۔ ....

NOT TO BE REPUBLISHED ©KTBS

IV: اس عبارت کو غور سے پڑھئے اور درج ذیل سوالوں کے جواب لکھئے:

اپنی محنت کی کمائی

لوگوں نے مشہور سخی حاتم طائی سے پوچھا کہ تم نے خود اپنے سے زیادہ باہمّت اور سخی آدمی بھی کبھی دیکھا ہے۔ حاتم نے جواب دیا ہاں۔ دیکھا ہے۔ ایک دن میں نے عرب کے امیروں اور غریبوں کی دعوت کی اور کھانے کے لئے میں نے چالیس اونٹ ذبح کرائے۔

جب کھانا تیار ہو رہا تھا تو اُس وقت میں ضرورت سے باہر جنگل کی طرف گیا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک لکڑہارا سوکھی لکڑیاں جمع کر کے ان کا گٹھا باندھ رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ تو آج حاتم طائی کا مہمان کیوں نہیں بن جاتا۔ جس نے دعوت کا بڑا انتظام کیا ہے، اور تمام لوگ اس کے دسترخوان پر جمع ہیں اس نے جواب دیا۔

جو شخص اپنی محنت کی کمائی سے روٹی کھاتا ہے۔ وہ حاتم طائی کا احسان نہیں لیتا انصاف کی بات یہ ہے کہ میں نے اس کو اپنے سے زیادہ ہمت والا اور بہادر سمجھا۔

سوالات:

ا لوگوں نے حاتم طائی سے کیا سوال پوچھا؟
۲ دعوت میں کتنے اونٹ ذبح کئے گئے تھے؟
۳ حاتم طائی نے جنگل میں کیا دیکھا؟
۴ حاتم طائی نے لکڑہارے سے کیا کہا؟
۵ لکڑہارے نے حاتم طائی سے کیا کہا؟

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

قواعد

رموزِ واوقاف:

دورانِ بات چیت کہیں رُکنا پڑتا ہے اُسے وقفہ یا ٹھہراؤ کہتے ہیں۔ لکھنے کے دورانِ ٹھہراؤ کی جگہ پر جو علامتیں یا نشانیاں لگائی جاتی ہے۔انہیں اوقاف کہتے ہیں۔

علامتوں کے استعمال کا موقع:

۱۔ سکتہ: (،) تھوڑی دیر رُکنے کے لئے تین سے زائد الفاظ ایک ساتھ آجانے پر سکتہ لگایا جاتا ہے۔

جیسے: حمیدہ، غریب، بدقسمت، عورت ذات نہ کوئی سنگ نہ ساتھ، اس قیامت کی گھڑی کو اکیلی گزار رہی تھی۔

۲۔ وقفہ: (؛) جب سکتہ کے مقابلے میں زیادہ رکنا پڑے تو وقفے کا استعمال کرتے ہیں۔

جیسے: میں آپ کے ساتھ ضرور چلتا؛ لیکن اس وقت میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

۳۔ پورا وقفہ: (۔) ایک جملہ بالکل ختم ہونے پر ایک بات مکمل ہوجانے پر پورا لگایا جاتا ہے۔

جیسے: زمانہ بدلتا رہتا ہے۔ بدلتے رہنا اس کی تقدیر ہے۔علی گڑھ اس تقدیر سے باہر نہیں ہے۔

۴۔ استفہامیہ: (؟) جن جملوں سے سوال ظاہر ہوتا ہے ان کے آخر میں پورا وقفہ یا ختمہ کے بجائے سوالیہ نشان لگایا جاتا ہے۔

مثال: ۱۔ پوچھتے ہیں وہ کہ غالبؔ کون ہے؟ ۲۔ کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا؟

۵۔ فجائیہ: (!) غصّہ تعجب، خوف اور ندائی جملوں میں استعمال کرتے ہیں۔

جیسے: ۱۔ افوہ ! سخت گرمی ہے۔

۲۔ ہائے ! تم کیا کر رہے ہو؟

۳۔ ارے بھائی ! ذرا بات سنو۔

NOT TO BE REPUBLISHED
© KTBS

۶۔ خط: (–) یہ علامت جملہ معترضہ کے پہلے آخر میں لگائی جاتی ہے۔

جیسے: ا۔ بڑے میاں – بڑے میاں ہی نہیں بلکہ اُن کا سارا خاندان ہجرت کر گیا۔

۷۔ رابطہ: (:) اس کا استعمال وہاں کیا جاتا ہے جہاں کہ جملہ کے کسی سابق خیال یا بات کی تشریح کی جاتی ہے۔

جیسے: دن ہو یا رات، کام ہو یا تفریح، ہمیشہ اور ہر جگہ اپنی صحت کا خیال رکھو: اگر کوئی نعمت ہے تو یہی ہے۔

۸۔ واوین: (" ") جب کوئی اقتباس دیا جاتا ہے یا کسی کی بات بغیر تبدیلی لکھی جاتی ہے تو اس کے شروع میں اور آخر میں یہ علامت لگائی جاتی ہے۔

جیسے: اُس نے کہا "میں کل دس بجے کی گاڑی سے دلّی جا رہا ہوں"۔

علامہ اقبالؔ نے علاوہ بانگِ درا کے بہت سی کتابیں لکھی ہیں ان میں "بال جبرئیل"، "ضربِ کلیم"، "ارمغان حجاز" زبورِ عجم" مشہور ہیں۔

۹۔ قوسین: ( ) یہ علامتیں (–) کی طرح جملہ معترضہ کے پہلے اور آخر میں لگائی جاتی ہیں۔

ایک سال گاؤں میں پلیگ (طاعون) اتنے زوروں سے پھیلا کہ لوگ اپنا گھر چھوڑ کر بھاگ گئے۔

۱۰۔ تفصیلہ: (:–) یہ علامت مختلف صورتوں میں استعمال ہوتی ہے۔

ا۔ کسی فہرست کو پیش کرتے وقت

جیسے: الف۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ فرماتے ہیں:–

ب۔ ہندوستان کے بڑے شہر یہ ہیں:–

۲۔ کسی وجہ یا سبب پیش کرتے وقت اس کی وجہ یہ ہے کہ:–

☆☆☆

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

سبق:18

تعلیم کی ترغیب

K2L6E7

خواجہ الطاف حسین حالؔی

اشارے:

- ☆ جدید دور میں تعلیم کی اہمیت کے متعلق آگاہ کرواتے ہوئے نظم کے لئے ماحول بنائیں۔
- ☆ غور کریں طلباء نظم کو پڑھ کر سمجھ رہے ہیں یا نہیں۔
- ☆ انفرادی اور اجتماعی طور پر نغمہ سرائی کروائیں۔
- ☆ نظم کو ترنم سے پیش کریں۔
- ☆ کس لئے؟ کیا؟ جیسے سوالوں کے جواب حاصل کریں۔
- ☆ قواعد کو مثالوں کے ساتھ سمجھائیں۔ لب ولہجہ کا خاص خیال رکھیں۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

یہ ہیں ترکِ تعلیم کی سب سزائیں — وہ کاش اب بھی غفلت سے باز اپنی آئیں

مبادا رہِ عافیت پھر نہ پائیں — کہ ہیں بے پناہ آنے والی بلائیں

ہوا بڑھتی جاتی سرِ رہ گزر ہے

چراغوں کو فانوس بن اب خطر ہے

بس اب علم و فن کے وہ پھیلاؤ ساماں
کہ نسلیں تمہاری بنیں جن سے انساں
غریبوں کو راہِ ترقی ہو آساں
امیروں میں ہو نورِ تعلیم تاباں
کوئی انہیں دنیا کی عزت کو تھامے
کوئی کشتی دین و ملّت کو تھامے

بنے قوم کھانے کمانے کے قابل
زمانے میں ہو منہ دکھانے کے قابل
تمدن کی مجلس میں آنے کے قابل
خطاب آدمیّت کا پانے کے قابل
سمجھنے لگیں اپنے سب نیک وبد وہ
لگیں کرنے آپ اپنی اپنی مدد وہ

کرو قدر اُن کی ہنر جن میں پاؤ
ترقی کی اور اُن کو رغبت دلاؤ
دل اور حوصلے اُن کے مل کر بڑھاؤ
ستون اس کھنڈر گھر کے ایسے بناؤ
کوئی قوم کی جن سے خدمت بن آئے
بٹھائیں اُنہیں سر پہ اپنے پرائے

NOT TO BE REPUBLISHED
@KTBS

تعارف:

خواجہ الطاف حسین حالؔی 1837ء میں بمقام پانی پت پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے وطن ہی میں حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے دہلی چلے آئے یہاں انہیں مرزا غالبؔ سے فیض اٹھانے کا بھی موقع ملا۔ حالی بڑے ہی سادہ مزاج اور سادگی پسند انسان تھے۔ جذبہ کا خلوص اور صداقت ہی کو وہ شاعری کی جان سمجھتے تھے دل سے نکلی ہوئی بات دل پر اثر کرتی ہے۔ اسی کے بھر پور نمونے ان کی شعری اور نثری تصنیفات میں بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ حالی نے متعدد ایسی نظمیں لکھی ہیں جو اُردو ادب میں اپنی سادگی، روانی، موضوعات اور خیالات کے لحاظ سے بڑی اہم سمجھی جاتی ہیں۔ ان کی طویل نظم ”مدوجزرِ اسلام“ (مسدس حالؔی) بہت مقبول ہوئی۔ زیر مطالعہ بند اسی مسدس سے ماخوذ ہیں۔ جس میں شاعر نے تعلیم کی اہمیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ مولانا حالی 1914ء میں اس دارِفانی سے کوچ کر گئے۔

I: (الف) الفاظ و معنی:

کاش = اُمید اور تمنّا کے لئے بولے جانے والا لفظ

غفلت = بھول چُوک، غلطی

باز آنا = واپس آنا، توبہ کرنا

مبادا = ایسا نہ ہو

بے پناہ = بہت زیادہ

فانوس = شمع دان، چراغ کے اطراف لگا ہوا گھیرا جو اُس کی حفاظت کرتا ہے۔

خطر = خوف، ڈر

تاباں = روشن

تھامے = سہارا دینا

تمدن = مل کے رہنے کا طریقہ

خطاب = اعزازی نام

آدمیت = اخلاق، عقل و شعور

بد = بُرا، خراب

قدر = عزت

ہنر = فن، خوبی

رغبت دلانا = خواہش پیدا کرنا، اُکسانا

ستون = کھمبا، مینار

کھنڈر = ٹوٹا ہوا گھر/عمارت

بِن = بغیر

(ب) مرکبات:

ترکِ تعلیم = تعلیم کا چھوڑنا

رہِ عافیت = عافیت کا راستہ، محفوظ راستہ

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سرِ رہ گزر	=	راستے میں
راہِ ترقی	=	ترقی کا راستہ
نورِ تعلیم	=	تعلیم کی روشنی

(ج) ان الفاظ کی ضد لکھئے:

آسان	×..................	امیر	×..................
عزت	×..................	قابل	×..................
نیک	×..................	بڑھانا	×..................
بنانا	×..................	اپنے	×..................

(د) ان الفاظ کے جمع لکھئے:

سزا ....

بلا ....

چراغ ....

نسل ....

مجلس ....

خطاب ....

حوصلہ ....

قدر ....

(ھ): ہم آواز الفاظ:

باز	=	ایک شکاری پرندہ
بعض	=	چند

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

خطرہ = خوف

قطرہ = بوند

II: (الف) ان سوالوں کے جواب ایک ایک جملے میں لکھئے:

۱۔ ترک تعلیم سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

۲۔ علم وفن کے سامان کو کیا کریں؟

۳۔ تعلیم سے قوم کس قابل ہوگی؟

۴۔ قوم کس کے قابل ہونی چاہئے؟

۵۔ قوم کی خدمت کرنے والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟

(ب) ان سوالوں کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھئے:

۱۔ علم وفن پھیلانے سے نسلوں کا کیا فائدہ ہوگا؟

۲۔ تعلیم سے امیروں اور غریبوں کو کیا حاصل ہوگا؟

۳۔ جن لوگوں میں ہنر ہو ان کی کس طرح ہمت افزائی کریں؟

(ج) خالی جگہوں کو نظم کے اشعار کے آخر میں آنے والے قافیے سے چُن کر پُر کریں:

(پائیں، آئیں، بلائیں، سزائیں)

۱۔ یہ ہیں ترک تعلیم کی سب ....

۲۔ وہ کاش اب بھی غفلت سے باز آئیں ....

۳۔ مبادا رہ عافیت پھر نہ ....

۴۔ کہ ہیں بے پناہ آنے والی ....

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

III: لسانی سرگرمی:

نظم سے چن کر مثال کے مطابق قافیہ کی فہرست بنائیں:

سزائیں	ساماں	پاؤ
آئیں		

IV: اس عبارت کو غور سے پڑھئے اور درج ذیل سوالوں کے جواب لکھئے:

کتاب ہماری بہترین دوست

زمانہ چاہے کتنا ہی ترقی کر لے کتاب کی اہمیت کبھی ختم نہیں ہوتی۔ یہ زمانہ کمپیوٹر کا ہے ساری معلومات انٹرنیٹ سے حاصل کی جارہی ہیں لیکن اس ترقی یافتہ دور میں بھی کہیں نہ کہیں ہمیں کتاب کا سہارا ضرور لینا پڑتا ہے۔ کتابیں دنیا کی ان خاص نعمتوں میں سے ہیں جو تمام انسانوں کی مشترکہ وراثت ہے کتابیں بچپن میں تعلیم کا ذریعہ، جوانی میں رہنما، بڑھاپے میں تفریح تو تنہائی میں بہترین دوست ہوتی ہیں۔

کتاب کی بدولت ہی حکماء کی حکمت کے انمول موتی، ادباء کے ادب پارے شعراء کے پاکیزہ جذبات اور علم کا خزانہ ہوتے ہیں۔ کتاب کا مطالعہ دماغ کو جلا بخشتا ہے۔ کتابیں دنیا کی ایسی بے بہا نعمت ہیں جس کا بدل نہیں۔ ان میں ایسی تاثیر، قوت اور طاقت ہے کہ مفلس انسان کو مفلسی سے، بدبخت انسان کو بدبختی اور بدنصیب انسان کو بدنصیبی سے نجات دلاتی ہیں۔ کتاب بیمار کے لئے صحت، جاہل کے لئے علم، غمگین کے لئے خوشی، تنہا آدمی کے لئے رفیق، شکستہ دل کے لئے ہمّت، لاچار کو سہارا، ظلمت کی جگہ نور، تاریکی میں روشنی، ذلّت میں عزت، تکلیف میں راحت، گویا وہ سب کچھ ہے جو انسان کی زندگی میں چاہیئے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

اگر کسی کو وراثت میں مال وزر نہ ملے۔ صرف کتابیں ملیں اس کو بہت کچھ ملا اور وہ گھر جس میں کتابیں نہ ہوں ایسے جسم کی طرح ہے جس میں روح نہ ہو۔ خاندانوں کی عزت اسی میں چھپی ہوئی ہے۔ کتابیں اپنے اندر قوموں کو بدلنے کی تاثیر رکھتی ہیں۔ شرط یہ ہے کہ کتاب کا صحیح انتخاب کیا جائے۔ اچھی کتابوں کے پڑھنے سے انسان کا دل بے اختیار سچے جذبات سے معمور ہونے لگتا ہے۔ ہماری طبیعت بڑے بڑے کام کرنے کے لئے آمادہ ہوتی ہے۔ مزاج میں استقلال اور بلند حوصلے پیدا ہوتے ہیں۔ عمدہ کتابیں پڑھنے سے ایک روحانی سکون محسوس ہوتا ہے۔ اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اس خوشی کو نہ مال وزر سے خریدا جا سکتا ہے اور نہ ہی شہرت سے۔

سوالات:

۱۔ ترقی یافتہ دور میں بھی کس کا سہارا لینا ضروری ہے؟
۲۔ بچپن، جوانی اور بڑھاپے میں کتابیں کیا ہوتی ہیں؟
۳۔ کتابوں میں کیا تاثیر ہوتی ہیں؟
۴۔ وہ گھر جس میں کتابیں نہ ہوں کیسا ہے؟
۵۔ اچھی کتابیں پڑھنے کا فائدہ کیا ہے؟

قواعد

فعل: فعل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا پایا جائے اور اس میں تین زمانوں: ماضی، حال، مستقبل سے کوئی ایک زمانہ بھی پایا جائے مثال: جیسے (۱) احمد نے لکھا (۲) محمود پڑھ رہا ہے، (۳) حامد کل جائے گا۔ (۴) ریل چلتی ہے۔ (۵) لڑکی کتاب پڑھتی ہے۔ (۶) احمد اجمیر گیا۔

ان جملوں میں۔ لکھا، پڑھ رہا ہے، جائے گا، چلتی ہے، پڑھتی ہے، گیا، سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ کوئی کام ہو رہا ہے یا کوئی کچھ کر رہا ہے۔ جس لفظ سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہوتا ہے وہ **فعل** کہلاتا ہے۔ فعل میں کوئی نہ کوئی زمانہ پایا جاتا ہے۔

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سبق:19

فہم وفراست کا بادشاہ

M7R7P4

اشارے:

☆ بیربل کی عقلمندی، حاضر دماغی، ذہانت کی مثالیں دیں۔
☆ عقلمندی، حاضر دماغی، ذہانت کی مثالیں اس طرح پیش کریں کہ بچوں میں یہ صلاحیتیں پیدا ہوں۔
☆ طلباء تنالی راما کے واقعات اکٹھا کریں۔
☆ آسان قواعد کو پیش کریں، اور املا نویسی کروائیں۔

بیربل کا اصلی نام مہیش داس تھا۔ ذات بھاٹ تھی۔ بنارس کے رہنے والے تھے۔ راجا اور کوی راج (ملک الشعراء) خطابات تھے۔ 1560ء میں بنارس کے ایک موضع کالپی میں پیدا ہوئے ان کا باپ امیروں اور رئیسوں کو دوہے اور شلوک وغیرہ سنایا کرتا تھا، یہی اس کا ذریعہ معاش تھا۔ اس نے اپنے بیٹے بیربل کو بھی یہی سب کچھ سکھایا۔ بیربل ذہین اور ہوشیار تھے، اس لئے جلد ہی باپ کے بتائے ہوئے دوہے اور شلوک وغیرہ حفظ کر لیئے۔ بیربل کی ماں کا بچپن میں ہی انتقال ہو گیا تھا۔ یہ اپنے باپ کی اکلوتی اولاد تھے۔ اس لئے باپ کی محبت اور شفقت کے تنہا وارث تھے۔

صورت شکل بھی اچھی پائی تھی، آواز بھی غضب کی تھی۔ بے انتہا ذہین اور حاضر جواب تھے۔ اس لئے جلد ہی مقبول ہو گئے۔

بیربل کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ جب وہ کسی جگہ اشعار سناتے تو راہ چلتے لوگ بھی رُک جاتے اور ان کا گانا سننے لگتے تھے۔ زبردست بھیڑ اکٹھا ہو جاتی تھی خوب انعام ملتا۔ روپئے پیسے کی بارش سی ہو جاتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ بیربل کا باپ تھوڑے ہی دنوں میں خوب دولت مند ہو گیا۔

بیربل نے علم کی تحصیل شروع کر دی تھی مگر ابھی کچھ عرصہ گزرا تھا کہ ان کے باپ کا انتقال ہو گیا تو

NOT TO BE REPUBLISHED ©KTBS

بیر بل بہت اداس ہو گئے بنارس میں اب ان کا دل نہیں لگتا تھا۔ طبیعت زیادہ گھبراتی تھی تو وہ لاہور چلے گئے۔ بیر بل لاہور میں خود کو برہمن بنا کر ایک برہمن کے حلقہ تدریس میں شامل ہو گئے اور علم حاصل کرنا شروع کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد ان کی شوخی اور حاضر جوابی سے پنڈت جی مشکوک ہو گئے ایک دن انہوں نے بیر بل سے حقیقت پوچھی تو بیر بل نے بھی سب صاف صاف بتا دیا کہ میں ذات کا بھاٹ ہوں۔ بنارس کا رہنے والا ہوں میں نے علم حاصل کرنے کی خاطر خود کو برہمن ظاہر کیا تھا سچائی معلوم ہوتے ہی پنڈت جی نے ان کو اپنے یہاں سے نکال دیا۔

لاہور سے بیر بل دہلی چلے آئے یہاں ان کی رسائی اکبر کے دربار تک ہو گئی۔ اکبر نے بیر بل کو اپنے دربار میں ملازم رکھ لیا۔ بیر بل نہایت شوخ، بذلہ سنج اور حاضر جواب تھے، انہوں نے آتے ہی دربارِ اکبر میں اپنی شوخیوں کے پھول کھلانے شروع کر دیئے۔ اس طرح جلد ہی اکبر کی آنکھوں کا تارا بن گئے۔ بعد ازاں بیر بل کو اکبری دربار کے نورتن میں شامل کر دیا گیا۔ ان کی بذلہ سنجی اور حاضر جوابی کے چند نمونے ملاحظہ کیجئے۔

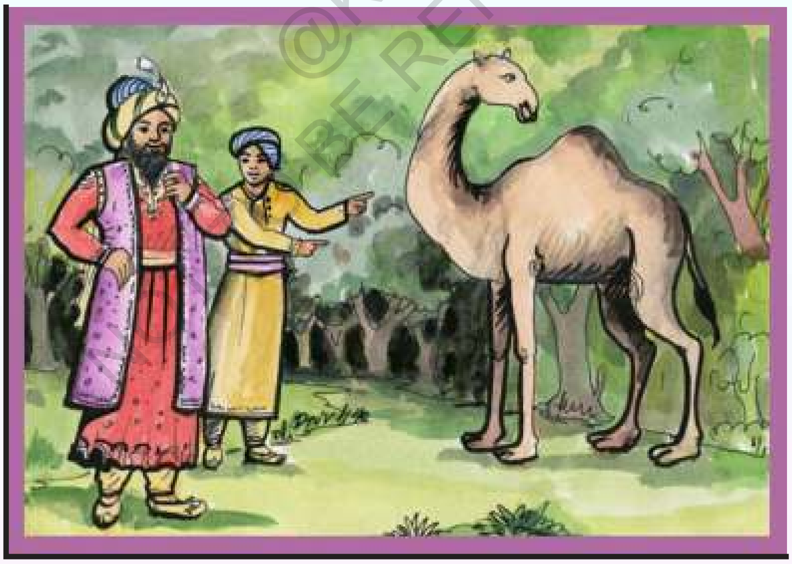

ایک دفعہ بیر بل کی کسی بات پر خوش ہو کر اکبر اعظم نے ان کو انعام کے طور پر جاگیر دینے کا وعدہ کر لیا۔ جب کافی وقت انتظار میں گزر گیا اور جاگیر نہیں ملی تو بیر بل نے ایک دن موقع دیکھ کر اکبر بادشاہ کو

جاگیر دینے کے وعدے کی یاددہانی کرائی۔ بادشاہ اکبر نے اس بات پر کوئی توجہ نہیں دی اور دوسری طرف گردن موڑلی۔

کچھ دنوں کے بعد بیربل اور بادشاہ کہیں جارہے تھے راستے میں ایک اونٹ دکھائی دیا۔ بادشاہ کی طبیعت میں مزاح اور تجسس دونوں ہی تھے۔اس لئے اونٹ کی طرف دیکھ کر بیربل سے پوچھ بیٹھے۔

''بیربل ! اونٹ کی گردن ٹیڑھی کیوں ہوتی ہے؟'' بیربل جاگیر کے بارے میں کئی بار یاددہانی کراچکے تھےاس لئے موقع دیکھ کرفوراًبولے''حضور!اس نے بھی کسی کو جاگیر دینے کاوعدہ کرلیاہوگا'' بادشاہ بیربل کی بات کی تہہ تک پہنچ گئے اورانہوں نے بیربل کو جاگیرعطاکردی۔

ایک بارکسی درباری نے اکبراعظم سے کہا''جہاں پناہ ! بیربل اگرچہ عقل مند آدمی ہےمگرخاکسار کا اپنے بارے میں خیال ہے کہ بیربل کی جگہ اگر آپ مجھے عنایت فرمائیں تو شاید آپ کا یہ نمک خوار بیربل سے زیادہ اچھا کام کرے گا اور زیادہ حاضر جوابی اور ہنرمندی کا ثبوت دے گا۔اکبر نے اس سے کہا اس میں شک نہیں کہ تم ایک قابل پڑھے لکھے اور سمجھدار آدمی ہولیکن میرے خیال میں شاید تم بیربل کا مقابلہ نہیں کرسکو گے۔وہ شخص اصرار کرتا رہا تو اکبر نے کہا۔''اچھااس کا فیصلہ دربار میں ہوجائے گا کہ تم بیربل کی جگہ لینے

کے اہل ہو یا نہیں، ساتھ ہی تمہاری عقل مندی، فراست اور حاضر جوابی کا امتحان بھی ہو جائے گا۔"

چنانچہ دوسرے دن دربار میں اکبر اعظم نے اس شخص سے ایک عجیب و غریب سوال کیا۔ "بتاؤ اس وقت جو لوگ دربار میں بیٹھے ہیں ان کے دلوں میں کیا ہے۔"

وہ شخص اکبر کا یہ سوال سن کر سٹپٹا گیا اور کہنے لگا "حضور! یہ میں کیسے جان سکتا ہوں کہ ان سب کے دلوں میں کیا ہے؟ اور وہ اس وقت کیا سوچ رہے ہیں؟ کسی کے دل کا حال معلوم کرنا تو ناممکن ہے۔" پھر یہی سوال اکبر نے بیربل سے کہا "بیربل! کیا تم بتا سکتے ہو کہ اس وقت یہاں موجود لوگوں کے دلوں میں کیا ہے؟"

"جی ہاں، کیوں نہیں" بیربل نے جواب دیا۔ "حضور ! سب لوگوں کے دلوں میں ہے کہ مہابلی کی سلطنت ہمیشہ قائم رہے۔ اگر یقین نہ ہو تو آپ ان سے دریافت کر لیجئے کہ میں سچ کہہ رہا ہوں یا جھوٹ۔"

بیربل کی یہ دانشمندانہ بات سُن کر تمام درباری ہنسنے لگے اور اکبر بھی مسکرائے بغیر نہیں رہ سکا۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

I: (الف) الفاظ و معنی:

موضع	=	گاؤں	رئیس	=	دولت مند
حفظ	=	زبانی یاد	اکلوتا	=	اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا
مقبول	=	قبول کیا گیا، پسندیدہ	رسائی	=	پہنچ، گذر
شوخ	=	بے باک، گستاخ، ظریف	مزاح	=	خوش طبعی، ہنسوڑ پن
عطا	=	دینا، بخشش	اکبر	=	بڑا
خاکسار	=	معمولی	عنایت	=	کرم، نوازش، مہربانی
سلطنت	=	حکومت	دریافت	=	تلاش، کھوج، پوچھنا
دانش	=	عقل	بھاٹ	=	گیت سنانے والا
جاگیر	=	وہ زمین جو بادشاہ یا سرکار کی طرف سے کسی کو انعام میں دی گئی ہو۔			

(ب) مرکبات:

حاضر جوابی	=	تیز دماغی، فوراً جواب دینا	تحصیل علم	=	علم حاصل کرنا
ذریعہ معاش	=	روپے کمانے کے راستے	یاددہانی	=	یاد دلانا
نمک خوار	=	نمک کھانے والا، نوکر، غلام	ہنرمندی	=	ہوشیاری

اصرار کرنا = ضد کرنا، تاکید، زور دینا
فراست = سوج بوجھ

اہل ہو یا نہیں = لائق ہو یا نہیں
دانش مندانہ = عقل والی بات

بذلہ سنجی = خوش طبعی، لطیفہ گوئی

(ج) ذو معنی الفاظ:

خطاب = گفتگو، کلام، بات چیت
خطاب = سرکار یا بادشاہ کی طرف سے اعزازی نام

حفظ = زبانی یاد
حفظ = پاس، ادب، لحاظ

(د) ان الفاظ کی ضد لکھیے:

امیر ×	تہہ ×	موت × ....
عقل مند ×	ممکن ×	یقین × ....

(ھ) ان الفاظ کے جمع لکھیے:

کتاب	ذریعہ	موضع ....
مقبول	عقیدہ	انعام ....
وقت	موقع	

II: (الف) ان سوالوں کے جواب ایک ایک جملے میں لکھیے:

۱۔ بیربل کا اصلی نام کیا تھا؟
۲۔ بیربل کی آواز کیسی تھی؟
۳۔ بیربل کے خطابات کیا تھے؟
۴۔ اکبر نے بیربل سے کس بات کا وعدہ کیا تھا؟
۵۔ اکبر نے درباری سے کیا پوچھا؟
۶۔ اکبر نے اونٹ کو دیکھ کر بیربل سے کیا سوال کیا؟
۷۔ دربار میں بیربل نے بادشاہ کے سوال کا کیا جواب دیا؟

(ب) ان سوالوں کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے:

۱۔ بیربل کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
۲۔ پنڈت جی نے بیربل کو درس گاہ سے کیوں نکال دیا؟

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

۳۔ اکبر اور درباری کی گفتگو کو اپنے الفاظ میں لکھئے۔

(ج) نیچے دیئے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے:

انتظار، وعدہ، انعام، فیصلہ، اصرار

(د) خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجئے:

۱۔ کسی درباری..........اکبر سے کہا۔
۲۔ تم بیربل..........جگہ لینے کے اہل ہو یا نہیں۔
۳۔ وہ شخص اکبر..........سوال سن کر سٹپٹا گیا۔
۴۔ یہاں موجود لوگوں کے دلوں..........کیا ہے۔
۵۔ یہی سوال اکبر نے بیربل..........کیا۔
۶۔ کسی..........دل کا حال معلوم کرنا ناممکن ہے۔

III: لسانی سرگرمیاں

دائیں جانب جسمانی اعضاء کی تصویریں ہیں بائیں جانب ادھورے محاورے ہیں مثال کے مطابق ان تصویروں کی مدد سے اعضاء کے نام لکھئے پھر بائیں جانب کے الفاظ سے جوڑ کر مکمل محاورے بنائیے:

مثال

	''الف''	''ب''
۱		دکھانا
۲	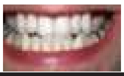	کا کنول کھلنا
۳		سی لینا
۴		چڑھانا
۵		چرانا
۶		میں مہندی لگنا
۷		قلم ہونا

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

IV: اس عبارت کو غور سے پڑھئے اور درج ذیل سوالوں کے جواب لکھئے:

عِلم اچھا یا دوست

ملک مصر میں ایک دولت مند آدمی تھا۔ اُس کے دو بیٹے تھے۔ ایک نے علم حاصل کیا اور دوسرے نے مال و دولت جمع کی۔ ایک پڑھ لکھ کر بہت بڑا عالم بن گیا اور دوسرا اپنی دولت کے سہارے مصر کا بادشاہ بنا۔

مال دار بھائی نے اپنے عالم بھائی کو ذلّت کی نظر سے دیکھا اور اس سے کہا کہ میں بادشاہ بن گیا اور تو غریبی کی ذلّت میں پڑا رہ گیا۔ عالم نے جواب دیا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے اور اُس کا بہت شکر ادا کرتا ہوں کہ اُس نے مجھ کو پیغمبروں کا وارث بنایا۔ اور تم کو فرعون اور ہامان جیسے بادشاہ اور وزیر کا وارث بنایا۔

میں اس چیونٹی کی طرح ہوں جس کو لوگ پیروں سے مسل دیتے ہیں مگر اس بھڑ کی طرح نہیں ہوں جس کے ڈنک سے لوگ روتے ہیں۔

میں نعمت پر خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے لوگوں کو ستانے کی طاقت نہیں دی۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سوالات:

۱) مصر کے بادشاہ کے کتنے بیٹے تھے؟ ۲) مالدار بھائی اپنے عالم بھائی سے کیا کہتا تھا؟

۳) عالم بھائی مالدار بھائی کو کیا جواب دیتا ہے؟ ۴) بڑے بھائی نے خدا کا شکر کس لئے ادا کیا؟

قواعد

فعل کے اقسام: (زمانے کے لحاظ سے)

زمانے کے لحاظ سے فعل کی قسمیں ہیں۔

۱۔ فعلِ ماضی ۲۔ فعلِ حال ۳۔ فعلِ مستقبل

۱۔ فعلِ ماضی:

فعل ماضی وہ فعل ہے یعنی جو کام پچھلے زمانے میں ہو چکے ہیں۔

جیسے: یوسف آیا، ششدر رہ گئی ، سلیم دوڑا

ان مثالوں میں آیا، گئی، دوڑا ،ایسے فعل ہیں جن سے گذرے ہوئے زمانے کی حالت معلوم ہوتی ہے۔ پس اس قسم کے فعلوں کو فعلِ ماضی کہتے ہیں۔

۲۔ فعلِ حال:

فعلِ حال وہ فعل ہے جو کام اِس وقت چل رہے ہوں۔

جیسے: حامد کھیل رہا ہے۔ جاوید پڑھ رہا ہے ۔ ریشما لکھ رہی ہے۔

ان جملوں میں کھیل رہا، پڑھ رہا، لکھ رہی فعل ہیں۔ جن سے اس وقت یعنی حال میں کام کرنا معلوم ہوتا ہو۔ پس اس قسم کے فعلوں کو فعلِ حال کہتے ہیں۔

حامد کھیل رہا ہے

جاوید پڑھ رہا ہے

ریشما لکھ رہی ہے

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

۳۔ فعلِ مستقبل:

فعلِ مستقبل وہ فعل ہے جس سے آگے چل کر ہونے والے کام معلوم ہوں۔

جیسے: احمد پڑھے گا۔ نور نیک بنے گا۔ حبیب اچھے کام کرے گا۔

ان جملوں میں پڑھے گا، بنے گا، کرے گا، ایسے فعل ہیں جن سے وہ کام ظاہر ہوتے ہیں، جو آگے چل کر ہونے والے ہوتے ہیں۔ پس ایسے فعلوں کو فعلِ مستقبل کہتے ہیں۔

☆☆☆

L6Y2J8

سبق:20

پیدل سے ہوائی جہاز تک

اشارے:

☆ سفراور آمدورفت کے ذرائع کیا ہیں؟ جانکاری دیتے ہوئے سبق کا ماحول بنائیں۔

☆ جدید اور قدیم دور کے آمدورفت کے ذرائع بتائیں۔

☆ آمدورفت کے ذرائع کیا ہیں اُس کے متعلق البم بنوائیں۔

☆ مرکبات کو سمجھائیں، فی البدیہہ تقریر کروائیں۔

☆ صحیح تلفّظ کے ساتھ پڑھائیں اور قواعد کو سمجھائیں۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

انسان کی سبھی ضرورتیں ایک مقام میں رہنے سے کبھی پوری نہیں ہوتیں۔ اس کے لئے اُسے ایک مقام سے دوسرے مقام جانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ پہلے وہ ہر جگہ پیدل ہی آتا جاتا تھا اور سامان بھی

وہ اپنے سر یا پیٹھ پر لاد کر لے جاتا تھا۔ ایک زمانے تک اسی طرح انسان کا کام چلتا رہا اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے اس نے اپنے اِرد گرد کا جائزہ لیا تو اس کی سمجھ میں یہ بات آئی کہ کچھ جانور ایسے ہیں جو سواری اور بوجھ ڈھونے کے کام آسکتے ہیں۔ اس طرح اس نے ہاتھی، گھوڑے، بیل، اونٹ اور خچر جیسے جانوروں سے کام لینا شروع کیا لیکن اس میں مشکل یہ تھی کہ دور جانے میں بہت وقت لگ جاتا تھا۔

جب انسان کو بھاپ کی طاقت کا اندازہ ہوا تو اُس نے بھاپ سے چلنے والا انجن بنالیا۔ یہ انسان کی پہلی کوشش تھی ۔اس میں ایندھن زیادہ خرچ ہوتا تھا۔ جیمز واٹ نام کے ایک آدمی نے اس انجن میں کئی تبدیلیاں کیں اور یہ ثابت کر دیا کہ بھاپ کی قوت سے کم سے کم وقت میں بہت سا کام لیا جا سکتا ہے۔ تو لوگوں نے سوچا کہ جب ایک جگہ رکھ کر اس انجن سے کام لیا جا سکتا ہے تو اس کی مدد سے پہیے کو بھی زیادہ تیزی سے چلایا جا سکتا ہے۔ اٹھارویں صدی کے آخر میں انسان نے اس خیال کو بھی سچ کر دکھایا اور بھاپ کی طاقت سے چلنے والی موٹر گاڑیاں سڑکوں پر دکھائی دینے لگیں۔

جیمز واٹ بھاپ کے انجن سے گاڑی کھینچنے کا بھی کام لینا چاہتا تھا لیکن بوڑھا ہو جانے کی وجہ سے وہ اس کام کو پورا نہ کر سکا۔ اس کا ایک ساتھی فلٹن اس انجن سے پانی میں کشتی چلانا چاہتا تھا، پہلے تو لوگوں نے فلٹن کے اس خیال کا مذاق اُڑایا لیکن انہیں اس وقت بڑا تعجب ہو جب فلٹن نے سچ مچ بھاپ کے انجن سے پانی میں کشتی چلا کر دکھا دی۔ اب انجن سے گاڑی کھینچنے کا کام باقی رہ گیا تھا۔ یہ کام جارج اسٹیفنسن نے پورا کر دکھایا۔

اُسے یقین تھا کے بھاپ کا انجن گاڑیوں کو کھینچ سکتا ہے۔ آخر کار اس نے ایسا انجن بنا ہی لیا جس سے گاڑی کھینچی جا سکتی تھی۔

بھاپ کا یہ انجن پہلی بار کوئلے کی گاڑی کھینچنے کے کام میں لایا گیا۔ جارج اسٹی فینسن نے سوچا اب ایسا انجن بنانا چاہیئے جو لوگوں سے بھری گاڑیاں کھینچ سکے۔ اس مرتبہ اس نے پہلے سے کہیں اچھا انجن بنایا۔ انجن کے پیچھے لوگوں سے بھری گاڑی لگا دی۔ پھر اُس گاڑی کو چلا کر دکھایا۔ جانتے ہو یہ پہلی ریل گاڑی تھی۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

اس کے بعد انسان کو خیال آیا کہ پرندوں کی طرح وہ بھی ہوا میں کیوں نہیں اُڑ سکتا ہے ! اس خیال کے آتے ہی اس نے پرندوں کے بہت سے پر جمع کئے اور اپنے بازوؤں سے باندھ کر اونچائی سے کود کر اُڑنے کی کوشش کی ، لیکن اپنی اس پہلی کوشش میں وہ ناکام رہا اور زمین پر گر پڑا۔ پھر انسان نے ہمت نہیں ہاری۔ ہوا میں اُڑنے کے لئے اس نے اپنی کوشش جاری رکھی۔ آخر کار 1903ء میں دو امریکی بھائی ولبر رائٹ Wilbur Wright اور آرول رائٹ Orville Wright ایک ایسی مشین بنانے میں کامیاب ہو گئے جو پٹرول کی مدد سے اُڑ سکتی تھی ان دونوں بھائیوں کی خوشی کی اُس وقت انتہا نہ رہی۔ جب انہوں نے 1908ء میں ہوائی جہاز اُڑا کر یہ ثابت کر دیا کہ انسان ہوا میں بھی سفر کر سکتا ہے۔ اس طرح انسان نہ صرف پیدل سے ہوائی جہاز تک کا سفر طے کیا ہے بلکہ اب اس نے زمین پانی اور ہوا میں سفر کرنے کے لئے بہتر سے بہتر ذرائع بھی پیدا کر لئے ہیں۔ یہ انسان کی مسلسل کوششوں کا نتیجہ ہے سچ کہا گیا ہے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

I: (الف) الفاظ و معنی:

اردگرد	=	آس پاس	جائزہ	=	اندازہ
شعور	=	سمجھ۔سلیقہ	ایجاد	=	نئی چیز بنانا، وجود میں لانا
قوت	=	طاقت	تعجب	=	حیرت
ذرائع	=	ذریعہ کی جمع ہے، وسیلہ	مسلسل	=	برابر، لگاتار

(ب) نیچے دیئے ہوئے الفاظ کی جمع لکھئے:

ضرورت .... وقت .... ذریعہ ....

مشکل .... خیال ....

(ج) نیچے دئے ہوئے الفاظ کے متضاد لکھئے:

مشکل × .... اضافہ × .... بہتر× ....

اوّل × .... آرام× ....

II: (الف) ان سوالوں کے جواب ایک جملے میں لکھئے:

۱۔ آدمی پہلے ایک مقام سے دوسرے مقام کیسے آتا جاتا تھا؟

۲۔ انسان کن جانوروں سے بوجھ اٹھانے کا کام لیتا تھا؟

۳۔ سب سے پہلے انسان نے کیا ایجاد کیا؟

۴۔ انجن سے گاڑی کھینچنے کا کام کس نے پورا کیا؟

۵۔ دوامریکی بھائیوں نے کیا کارنامہ انجام دیا ہے؟

(ب) قوسین میں دیئے گئے مناسب الفاظ کو نیچے درج عبارت کی خالی جگہوں میں پُر کیجئے::

(اندازہ، انجن، کوشش، قوت، ایندھن، بھاپ، تیزی)

جب انسان کو.................. کی طاقت کا .... ہوا تو اس نے بھاپ سے چلنے والا .... بنالیا۔ یہ انسان کی پہلی .... تھی۔ اس میں........... زیادہ خرچ ہوتا تھا۔ جیمز واٹ نام کے آدمی نے اس انجن میں کئی تبدیلیاں کیں اور یہ ثابت کردیا کہ بھاپ کی .... سے کم وقت میں بہت سا کام لیا جاسکتا ہے۔ لوگوں نے سوچا کہ جب ایک جگہ رکھ کر اس انجن سے کام لیا جاسکتا ہے تو اسکی .... سے پہیے کو بھی زیادہ.................. سے چلایا جاسکتا ہے۔

(ج) جوڑ لگائیے:

"ب"	"الف"
a. اپنی کوشش جاری رکھی۔	۱۔ سامان بھی وہ اپنے سر یا پیٹھ پر
b. اُس نے پہیہ ایجاد کرلیا۔	۲۔ جیمز واٹ نام کے ایک آدمی نے
c. پرندوں کی طرح وہ بھی ہوا میں کیوں نہیں اڑسکتا۔	۳۔ اس کے بعد انسان کو خیال آیا کہ
d. لادکر لے جاتا تھا۔	۴۔ ہوا میں اڑنے کے لئے اس نے
e. انجن میں کئی تبدیلیاں کیں۔	

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

III: (الف) لسانی سرگرمی: سفر کے مختلف ذرائع پر آسان مضمون لکھیے:

(ب) خوشخط لکھیے:

جائزہ	....	....	....	....
شعور	....	....	....	....
تعجب	....	....	....	....
ذرائع	....	....	....	....
مسلسل	....	....	....	....

IV: اس عبارت کو غور سے پڑھئے اور درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے:

علم کی طاقت

NOT TO BE REPUBLISHED © KTBS

کولمبس جس نے امریکہ دریافت کیا تھا۔ایک جہاز راں کا بیٹا تھا۔ایسے لوگوں کو ستاروں کی چال بخوبی معلوم ہوتی ہے۔کیونکہ اسی علم پر جہاز رانی موقوف ہے۔

ایک دن کولمبس کو خیال آیا کہ سمندر کا دوسرا کنارہ بھی دیکھنا چاہیئے۔کیا عجب کہ اُدھر بھی کوئی ملک آباد ہو۔چنانچہ شاہی دربار کی امداد سے وہ جہاز لے کر بحری سفر پر روانہ ہوا اور ستاروں کی رہنمائی سے امریکہ تک جا پہنچا۔

آج تو امریکہ علم اور دولت کا کان بنا ہوا ہے،مگر اس وقت وہاں جتنے بھی جنگلی لوگ رہتے تھے،بالکل وحشی اور طرح طرح کے وہموں میں پھنسے ہوئے تھے۔کولمبس نے ان پر حکومت جمانی چاہی تو انہوں نے مقابلہ کیا۔کولمبس کے ساتھی تعداد میں کم تھے اور لڑائی میں پورے نہ اُتر سکتے تھے۔

آخر سوچتے سوچتے اُسے یاد آگیا کہ کل سورج گرہن ہوگا۔اس خیال سے اُس نے وحشیوں کے سردار کو بلا کر کہا۔دیکھو ! اگر تم ہماری فرماں برداری نہ کروگے تو میں سورج کو حکم دوں گا اور وہ تمہیں جلا کر خاک سیاہ کردے گا۔

اُس وقت تو وحشی چپکے سنتے رہے مگر دوسرے دن جب سورج کو گرہن لگنا شروع ہوا تو سخت گھبرائے غرض کولمبس کو جادوگر اور کراماتی بزرگ سمجھ کر اس کے پاس حاضر ہوگئے۔اور اطاعت قبول کرلی۔

عِلم میں کتنی طاقت ہے کہ جو کام بہت بڑی فوج نہ کرسکتی تھی وہ علم کے ایک نکتے نے ذرا سی دیر میں کردکھایا۔

سوالات: ۱۔ کولمبس کس کا بیٹا تھا؟
۲۔ کولمبس کو کیا خیال آیا۔
۳۔ اُس وقت امریکہ کی حالت کیسی تھی؟
۴۔ وحشیوں کے سردار سے کولمبس نے کیا کہا؟
۵۔ وحشی لوگوں نے کولمبس کی اطاعت کیوں قبول کی؟
۶۔ اس مضمون سے کیا سبق ملتا ہے؟

☆☆☆

گنجینۂ الفاظ

آ	اودی	پناہ	جنگل	د	سرمایہ
آبشار	اپاہج	ت	چ	دانش	سچ
آمد	اِردگرد	تعلیم	چراغ	دارومدار	ش
ا	ایجاد	تعمیر	چٹان	درمیان	شعور
اِمام	ب	تیزی	چاول	درخت	شکوہ
اونچا	بڑھانا	تجارت	چائے	دلکش	شہد
انگریزی	بہار	تازہ	ح	دیسی	شمال
اوّل	بجلی	تاباں	حاضر	دوائیاں	شراوتی
اساتذہ	برقی قوت	تمدّن	حالات	دوسرا	شکر
اضافہ	بعض	تعجب	حلوائی	دورانِ خون	شاہی
اُدھار	بازآنا	ترقی	حسین	ڈ	شیدا
اُجالا	بےتامل	تہوار	خ	ڈیم	شیخ
اندرونی	بےپناہ	ٹ	خبرگیری	ر	ص
اشیاء	بانکا	ٹکڑے	خوردبین	رغبت	صندل
انتخاب	پ	ج	خطاب	رب قدیر	صورتِ نقش
اکلوتا	پڑھانا	جوار	خصوصیات	راج	ط
افشاء	پیداوار	جڑیں	خوبصورت	رب	طریقہ
اصرار	پہلا	جوس	خارج	رفتار	طاؤس
اصطبل	پوٹاش	جراثیم	خوراک	س	ظ

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

ظرف	فالس	قوم	گردش	مقدار	ناریل
ع	فراست	قدیر	گرم	مغربی	نکاس
عادت	فانوس	قدرتی	گویا	مونگ پھلی	نامیاتی
عمدہ	فریفتہ	قصّہ	گیہوں	معیشت	نائٹروجن
عزت	فیصد	ک	گہرائی	مزید	ہ
عنایت	فصل	کاویری	گُڑ	معیار	ہندوستان
عجیب	فاسفورس	کافی	ل	ملک	ہمدردی
غ	فراہم	کلٹی ویٹر	لوسرن	محنت	ی/ے
غذائی	فروغ	کاشت	م	ن	یاں
غدود	فاضل	کھلونا	مصطفیٰ	نعمت	
غفلت	ق	کیمیاء	مفید	نظام	
غریب	قوت	کمانا	مسلسل	نصرت	
ف	قابل	کارخانہ	منظر	نسبت	
فرحت	قدر	گ	مقامات	نمک	

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

☆☆☆